DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 798

DATED 14-09-2026.

SUBJECT:- PRESS CLIPPINGS.

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

for (Director General)

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081-9202548-9201615-9201956, FAX NO:081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

مورخہ 14.09.2026

نمبر شمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	کوئلہ کانوں میں حادثات روکنے کیلئے خصوصی اقدامات کئے جائیں، حاجی نور محمد دمڑ	جنگ ودیگر اخبارات
02	مذاکرات سے انکار نہیں مگر بندوق کی نوک پر کسی صورت نہیں، میر ضیاء لانگو	جنگ ودیگر اخبارات
03	جھالاوان مزید سانحات اور افسوسناک واقعات کا متحمل نہیں ہوسکتا، صوبائی مشیر بلدیات	جنگ ودیگر اخبارات
04	کالعدم تنظیمیں بلوچستان کے عوام کی خیرخواہ نہیں دشمن ہیں، صوبائی وزراء	جنگ ودیگر اخبارات
05	عوامی خدمت پی پی پی کا منشور ہے، فیصل خان جمالی	مشرق ودیگر اخبارات
06	بلوچستان کی ترقی صرف حکومت کی نہیں بلکہ مشترکہ ذمہ داری ہے، سلیم کھوسہ	مشرق ودیگر اخبارات
07	تربت انتظامیہ اور میڈیا کا آپس میں گہرا تعلق ہے، ڈی سی	مشرق ودیگر اخبارات
08	قلات ڈپٹی کمشنر انجینئر عائشہ زہری کا ٹیچنگ ہسپتال کا دورہ	جنگ ودیگر اخبارات
09	پنجگور مستحقین میں بوبت ٹوکن کی تقسیم کے حوالے سے تقریب	جنگ ودیگر اخبارات
10	چمن رشوت خوری اور تنگ کرنے کے الزام میں متعدد پولیس آفسر اور اہلکار معطل	جنگ ودیگر اخبارات
11	بلوچستان میں ریاست مخالف بیانیے کی 16 ہزار 367 سائٹس بند	جنگ ودیگر اخبارات
12	بلوچستان سول سروسز اکیڈمی میں 8ویں ایڈہاک نصابی کمیٹی کا اجلاس	جنگ ودیگر اخبارات
13	بلوچستان کے کالجز میں تمام تقریبات اور تنظیمی سرگرمیوں پر پابندی عائد	جنگ ودیگر اخبارات
14	محمود اچکزئی سے سردار مینگل کی ملاقات، مختلف امور پر تبادلہ خیال	جنگ ودیگر اخبارات
15	عوام کی جان ومال کا تحفظ اداروں کی ذمہ داری ہے، بی این پی	جنگ ودیگر اخبارات
16	پنجگور کے مسائل حل کرانے کیلئے وفاقی حکومت سے رابطے میں ہیں، پھلین بلوچ	جنگ ودیگر اخبارات
17	کیچ بدامنی بارڈر بندش اور دیگر مسائل کے حل کیلئے جدوجہد جاری رہے گی، آل پارٹیز	جنگ ودیگر اخبارات
18	بلوچستان کو ایک لاوارث، ریگستان اور نو گو ایریا بنایا جارہا ہے، مولانا ہدایت الرحمٰن	جنگ ودیگر اخبارات

امن وامان:

مستونگ فورسز آپریشن میں خارجی کمانڈر سمیت دو دہشتگرد ہلاک، بارکھان ٹرک سے 29 کلو چرس اور 7 کلو آئس برآمد، دالبندین نامعلوم افراد نے ٹرک کو آگ لگادی،

عوامی مسائل:

اوستہ محمد کی سڑکیں جھاڑیوں کی لپیٹ میں، ٹریفک کی روزنی متاثر، کوئٹہ غیر قانونی موٹر سائیکل پارکنگ کا خاتمہ کیا جائے، عوامی حلقے، بلوچستان میں آٹا کی ترسیل پر پابندی ختم کی جائے، عوام کا مطالبہ، کوئٹہ مری آباد گرلز ہائی سکول کی پرنسپل کی تبدیلی کا مطالبہ، بلوچستان سرکاری گودام خالی گندم بحران کا خدشہ

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

مورخہ 14.09.2026

اداریہ:

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے "**وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا صوبے کی ترقی کا وژن ،مستقبل کے روڈ میپ واضح پیغام** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے نئے صوبوں کے قیام کی مشروط حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ پہلے قومی اسمبلی میں اتفاق رائے قائم کیا جائے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے سینئر صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ قومی اسمبلی میں اتفاق رائے ہو جائے تو صوبائی اسمبلی بھی تیار ہے اگر صوبے بنتے ہیں تو لسانی نہیں بلکہ انتظامی بنیادوں پر ہونے چاہئیں وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ بلوچستان میں سیکورٹی فورسز مشکل حالات میں کام کر رہی ہیں دہشت گردی سے نمٹنے کیلئے سب کو مل کر کام کرنا ہوگا ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں آخری دہشت گردی کی موجودگی تک جنگ جاری رہے گی دہشت گردی کیخلاف عسکری اور سیاسی قیادت متفق اور یکسو ہے وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ کرپشن ختم کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا البتہ کم ضرور کی ہے بلوچستان میں کسی ڈھائی ڈھائی سالہ حکومتی معاہدے کا علم نہیں، تبدیلی کا فیصلہ سیاسی قیادت نے کرنا ہے جب تک ہوں عوام کی خدمت کرتا رہوں گا، ریاست کیخلاف جس نے بندوق اٹھائی ان سے کسی صورت بات چیت نہیں ہوگی ،وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا کہنا تھا کہ ان نوجوانوں کو ضرور قائل کریں گے، جو دشمنوں کے بہکاوے میں آرہے ہیں۔

اداریے :

روزنامہ میزان کوئٹہ نے " **آٹے کی قیمتوں میں موثر کنٹرول کو یقینی بنانے کی ھدایت** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ نے "Valuing merit" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین :

روزنامہ مشرق کوئٹہ نے " **بلوچ نوجوان پاکستان کا روشن مستقبل** " کے عنوان سے نسیم الحق کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ مشرق کوئٹہ نے " **بلوچستان کا تعلیمی بحران ،سنجیدہ اقدامات کا متقاضی** " کے عنوان سے شدری ہوت کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ انتخاب کوئٹہ نے " **پیارے پیارے بولتے طوطے** " کے عنوان سے انور ساجدی کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل

نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 14 SEP 2026

Page No. 1

مذاکرات سے انکار نہیں مگر بندوق کی نوک پر کسی صورت نہیں، میر ضیا لانگو

اب اس بحث سے نکلنا ہوگا کہ مذاکرات کس سے ہونے چاہئیں اور کس سے نہیں، اپنی توجہ صوبے اور ملک کی ترقی پر مرکوز کرنا ہوگی

ہماری اصل طاقت اتحاد، تعلیم، محنت، شعور اور اپنے وطن سے محبت ہے، نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ قلم کو اپنا ہتھیار بنائیں، صوبائی وزیر داخلہ

کوئٹہ (ج ن) صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء اللہ لانگو نے کہا ہے کہ ہمیں تشدد کے بجائے قلم، تباہی کے بجائے ترقی اور نفرت کے بجائے امن کا راستہ اختیار کرنا ہوگا حکومت نے کبھی مذاکرات سے انکار نہیں کیا تاہم بندوق کے زور پر مذاکرات کسی صورت قبول نہیں ہوں گے ان خیالات کا اظہار انہوں نے مختلف وفود سے بات چیت کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں اب اس بحث سے نکلنا ہوگا کہ مذاکرات کس سے ہونے چاہئیں اور کس سے نہیں، بلکہ اپنی توجہ بلوچستان اور پاکستان کی ترقی، امن، خوشحالی اور عوام کے بہتر مستقبل پر مرکوز کرنا ہوگی ہمیں مل کر دہشت گردی، تشدد اور نفرت کو مسترد کرنا ہوگا جو عناصر ہمارے امن کو تباہ، عوام کو تقسیم اور معصوم جانوں کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں، ان کے عزائم کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا ہماری اصل طاقت اتحاد، تعلیم، محنت، شعور اور اپنے وطن سے محبت ہے نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ قلم کو اپنا ہتھیار بنائیں، تعلیم حاصل کریں اور پارلیمانی و جمہوری جدوجہد کے ذریعے ملک اور قوم کی تقدیر بدلنے میں اپنا کردار ادا کریں میر ضیاء اللہ لانگو نے کہا کہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کو دیکھیں جہاں عوام اپنی ریاست اور آئینی اداروں کے ساتھ کھڑے ہو کر ترقی کی منازل طے کر رہے ہیں دنیا میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی جہاں ریاست اور آئین کے خلاف ہتھیار اٹھانے والوں کے سامنے ریاستی نظام کو کمزور کیا گیا ہو مذاکرات کے دروازے ان لوگوں کے لیے کھلے ہیں جو پاکستان کے آئین اور ریاستی نظام کو تسلیم کرتے ہیں، تاہم بندوق، دہشت گردی اور تشدد کے ذریعے اپنی بات منوانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہمیں آنے والی نسلوں کے لیے ایک ایسا بلوچستان اور پاکستان تشکیل دینا ہوگا جہاں امن، تعلیم، روزگار، ترقی اور خوشحالی ہو۔

جھالاوان مزید سانحات اور افسوسناک واقعات کا متحمل نہیں ہو سکتا، صوبائی مشیر بلدیات

زہری میں امن، تعلیم، صحت اور کاروباری سرگرمیوں کی بحالی کیلئے حکومت ہر ممکن تعاون کرے گی، امیر حمزہ زہری

کوئٹہ (آن لائن) پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما اور صوبائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری سے زہری سمیت جھالاوان کے قبائلی عمائدین، سیاسی اکابرین اور پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنماؤں پر مشتمل وفود نے ملاقات کی ملاقات کے دوران جھالاوان، بالخصوص زہری میں قیام امن اور روزمرہ زندگی کی بحالی کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے خطے میں پائیدار امن کے قیام اور معمولات زندگی کو مزید بہتر بنانے کے حوالے سے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر وفود سے گفتگو کرتے ہوئے صوبائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری نے کہا کہ زہری میں پائیدار امن کے قیام کے لیے صوبائی حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ علاقائی صورتحال کو مزید بہتر بنانے کے لیے قبائلی عمائدین کو بھی اپنا بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ جھالاوان مزید سانحات اور افسوسناک واقعات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ حکومت قیام امن کے لیے قبائلی عمائدین اور شہریوں کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرے گی اور علاقے میں امن و استحکام کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے صوبائی مشیر نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری نے کہا کہ زہری میں تعلیم، صحت اور کاروباری سرگرمیوں کی بحالی میں مقامی عمائدین کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ علاقے کے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع سمیت تمام بنیادی سہولیات کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے بھی اقدامات کیے جائیں گے صوبائی مشیر بلدیات نوابزادہ امیر حمزہ زہری نے اس عزم کا اظہار کیا کہ حکومت اور مقامی عمائدین کے باہمی تعاون سے زہری سمیت پورے جھالاوان میں امن، ترقی اور معمولات زندگی کی مکمل بحالی کو یقینی بنانے کی کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔

کوئلہ کانوں میں حادثات روکنے کیلئے خصوصی اقدامات کیے جائیں، حاجی نور خان دمڑ

صوبائی وزیر کا کان حادثے میں 4 کانکنوں کے جاں بحق ہونے پر اظہار افسوس اور لواحقین سے تعزیت

زیارت (ج ن) صوبائی وزیر حاجی نور محمد خان دمڑ نے ہرنائی کے علاقے شاہرگ کوئلہ کان میں زہریلی گیس بھرنے سے دھماکے میں 4 کانکنوں کے جاں بحق اور 5 کے زخمی ہونے پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اپنے تعزیتی بیان میں صوبائی وزیر اور ڈسٹرکٹ فوکل پرسن نے جاں بحق کانکنوں کے سوگوار خاندانوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سانحے سے وہ خود بھی غمزدہ ہیں۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ انہوں نے زخمی کانکنوں کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا کی اور امید ظاہر کی کہ زخمی جلد رو بصحت ہو کر اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔ صوبائی وزیر خوراک حاجی نور محمد خان دمڑ نے ضلعی انتظامیہ اور مائنز ڈیپارٹمنٹ کے حکام کو ہدایت کی کہ وہ کوئلہ کانوں میں پیش آنے والے حادثات کو روکنے کے لئے سیفٹی کے خصوصی اقدامات کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع کو کسی صورت برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی حفاظت کے لئے تمام ضروری اقدامات فوری طور پر عمل کیے جائیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 14 SEP 2026 Page No. 2

کالعدم تنظیمیں بلوچستان کے عوام کی خیرخواہ نہیں دشمن ہیں، صوبائی وزراء

صوبے میں نوجوانوں کیلئے تعلیم کے بہتر مواقع موجود، بندوق کی بجائے قلم کے ذریعے مسائل کا حل ممکن ہے، شعیب نوشیروانی

نوجوان اپنی تمام تر صلاحیتیں ملک وصوبے کی خدمت کیلئے مثبت سرگرمیاں اپنا کر بروئے کار لائیں، بخت کاکڑ، ظہور بلیدی

حکومت کسی بھی صورت ایسے عناصر کو برداشت اور معاف نہیں کرے گی جو صوبے و عوام کیلئے خطرناک ہوں، نور محمد دمڑ

کوئٹہ (اے این این) صوبائی وزراء نے کہا ہے کہ بلوچستان کی ترقی، خوشحالی اور روشن مستقبل کیلئے نوجوان نسل کو اپنا بھرپور اور مثبت کردار ادا کرنا ہوگا، نوجوان صوبے کا قیمتی سرمایہ ہیں، انہیں کسی بھی منفی پروپیگنڈے کا حصہ بننے کے بجائے اپنی صلاحیتیں تعلیم، تحقیق، قلم اور مثبت سرگرمیوں کے ذریعے ملک اور صوبے کی خدمت کیلئے بروئے کار لانی چاہئیں، بلوچستان ایک خوشحال صوبہ ہے اور رہے گا، حکومت .... بقیہ 15 صفحہ نمبر 7 پر

کسی بھی صورت ایسے عناصر کو برداشت اور معاف نہیں کرے گی جو عوام کیلئے خطرناک ثابت ہوں، ان خیالات کا اظہار صوبائی وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی، صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ، میر ظہور احمد بلیدی اور حاجی نور محمد دمڑ نے الگ الگ بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ صوبائی وزراء نے اپنے بیان میں کہا کہ جو نوجوان غلط راستہ اختیار کرکے ملک اور صوبے کے خلاف منفی پروپیگنڈے کا شکار ہو رہے ہیں، انہیں یہ سمجھنا ہوگا کہ ان کا مستقبل بندوق اٹھانے کے بجائے وہ قلم، علم اور شعور کے ذریعے بلوچستان کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ نوجوانوں کو مایوسی اور منفی سوچ سے نکال کر انہیں تعلیم، روزگار، ہنر اور ترقی کے مواقع فراہم کرنا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان پاکستان کا لازمی حصہ ہے اور یہ صوبہ ہمیشہ قائم و دائم اور سلامت رہے گا۔ بلوچستان کے عوام نے ہمیشہ ملک کی سالمیت، استحکام اور ترقی کیلئے قربانیاں دی ہیں اور آئندہ بھی امن، ترقی اور خوشحالی کے سفر میں اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ صوبائی وزراء نے قومی شاہراہوں اور اہم سڑکوں پر پلوں اور دیگر بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچانے کے واقعات کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ شاہراہوں اور پلوں کو نقصان پہنچانے سے براہ راست بلوچستان کے عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے اقدامات سے مسافروں، ٹرانسپورٹرز، تاجروں، مریضوں، طلباء اور روزگار کیلئے سفر کرنے والے شہریوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کالعدم تنظیمیں بلوچستان کے عوام کی خیرخواہ نہیں بلکہ ان کی دشمن ہیں جو عناصر سڑکیں، پل اور عوامی املاک تباہ کرکے لوگوں کے معمولات زندگی متاثر کرتے ہیں، وہ کسی صورت عوام کے ہمدرد نہیں ہوسکتے۔ حکومت اور عوام مل کر ایسے عناصر کے عزائم کو ناکام بنائیں گے اور عوام کے جان و مال، بنیادی ڈھانچے اور صوبے کے امن کو نقصان پہنچانے کی کسی بھی کوشش کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ صوبائی وزراء نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ منفی پروپیگنڈے اور گمراہ کن بیانیے سے خود کو محفوظ رکھیں، تعلیم اور مثبت سوچ کو اپنائیں اور بلوچستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ صوبے کا مستقبل نوجوان نسل سے وابستہ ہے اور باشعور، تعلیم یافتہ اور ہنرمند نوجوان ہی بلوچستان کو ترقی اور خوشحالی کی نئی منزلوں تک پہنچا سکتے ہیں۔

عوامی خدمت پی پی پی کا منشور ہے، فیصل خان جمالی

عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی اولین ترجیح ہے، صوبائی وزیر

اوستہ محمد (پی این اے) پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما، صوبائی وزیر لائیو اسٹاک سردارزادہ فیصل خان جمالی نے کہا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی عوامی خدمت پر یقین رکھتی ہے۔ عوام کو زندگی کی بنیادی سہولیات کی فراہمی، بے روزگار نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنا اور پسماندہ علاقوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا پیپلز پارٹی کے منشور کا .... بقیہ 27 صفحہ نمبر 7 پر

اہم حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ خوشحال عوام، ترقی یافتہ بلوچستان کے خواب کو عملی جامہ پہنانے کیلئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ عوام کے ساتھ ہمارا رشتہ اٹوٹ ہے اور حلقہ انتخاب کی ترقی و خوشحالی کے لئے ترجیحی بنیادوں پر اقدامات جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اوستہ محمد سمیت حلقہ انتخاب جلد ترقی کی نئی منزلیں طے کرے گا اور عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی کیلئے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار صوبائی وزیر لائیو سٹاک سردارزادہ فیصل خان جمالی نے پی این اے سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ سردارزادہ فیصل خان جمالی نے کہا کہ پیپلز پارٹی ہمیشہ عوام کے حقوق اور ان کے مسائل کے حل کیلئے عملی جدوجہد کرتی رہی ہے، آئندہ بھی عوام کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔

بلوچستان کی ترقی صرف حکومت کی نہیں بلکہ مشترکہ ذمہ داری ہے، سلیم کھوسہ

بلوچستان کی ترقی، خوشحالی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، صوبائی وزیر

پسماندہ علاقوں کو ترقی کے دھارے میں شامل کرنے کیلئے اقدامات جاری ہیں، صحافیوں سے گفتگو

کوئٹہ (اے این این) صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات میر سلیم کھوسہ نے کہا ہے کہ بلوچستان کی ترقی، خوشحالی اور عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، صوبے کے تمام اضلاع میں ترقیاتی منصوبوں پر کام جاری ہے جبکہ سڑکوں، شاہراہوں، پلوں اور دیگر بنیادی ڈھانچے کی بہتری کیلئے موثر اقدامات کئے جا رہے ہیں، یہ بات انہوں نے بات چیت کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے ملک کا سب سے .... بقیہ 25 صفحہ نمبر 7 پر

بڑا صوبہ ہے، جس کی ترقی کیلئے مربوط اور دیرپا منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ حکومت صوبے کے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کو ترقی کے دھارے میں شامل کرنے کیلئے عملی اقدامات کر رہی ہے تاکہ شہریوں کو ان کی دہلیز پر بنیادی سہولیات میسر آسکیں۔ میر سلیم کھوسہ نے کہا کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات صوبے میں سڑکوں کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے کے لیے مختلف منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔ معیاری اور پائیدار سڑکوں کی تعمیر سے نہ صرف عوام کو سفری سہولیات میسر آئیں گی بلکہ تجارت، زراعت، صنعت اور دیگر معاشی سرگرمیوں کو بھی فروغ ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی کوشش ہے کہ ترقیاتی بجٹ عوام کی حقیقی ضروریات اور امنگوں کے مطابق خرچ کیا جائے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 14 SEP 2026 Page No. 3

قلات: ڈپٹی کمشنر انجینئر عائشہ زہری کا ٹیچنگ ہسپتال کا دورہ

مختلف شعبوں کا معائنہ، طبی سہولیات، صفائی ستھرائی اور دیگر انتظامی امور کا جائزہ لیا

قلات (نامہ نگار) ڈپٹی کمشنر قلات انجینئر عائشہ زہری نے ٹیچنگ ہسپتال قلات کا دورہ کیا جہاں انہوں نے ہسپتال کے مختلف شعبوں کا معائنہ کرتے ہوئے طبی سہولیات، صفائی ستھرائی اور دیگر انتظامی امور کا جائزہ لیا قائمقام ایم ایس ڈاکٹر محمد یعقوب زہری اور ڈاکٹر گنشام داس نے ڈپٹی کمشنر کو ہسپتال کے مختلف شعبوں کا دورہ کرایا اور طبی سہولیات و درپیش مسائل سے متعلق بریفنگ دی ڈپٹی کمشنر نے ڈاکٹروں، طبی و غیر طبی عملے کی حاضری چیک کی اور ایمرجنسی، او پی ڈی، آپریشن تھیٹر، آئی ٹی سیکشن سمیت دیگر شعبوں کا معائنہ کیا انہوں نے مریضوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات، ادویات کی دستیابی اور صفائی ستھرائی کے انتظامات کا بھی جائزہ لیا اس موقع پر ڈپٹی کمشنر انجینئر عائشہ زہری نے کہا کہ عوام کو معیاری طبی سہولیات کی فراہمی ضلعی انتظامیہ کی ترجیحات میں شامل ہے ڈاکٹرز اور طبی عملہ اپنی حاضری یقینی بناتے ہوئے مریضوں کو بروقت اور بہتر طبی سہولیات فراہم کریں انہوں نے کہا کہ ڈاکٹرز اپنے مقدس پیشے سے مخلص رہیں اور دکھی انسانیت کی خدمت کو اپنا شعار بنائیں ہسپتال میں صفائی ستھرائی اور مریضوں و لواحقین کو درپیش مسائل کے حل پر خصوصی توجہ دی جائے ڈپٹی کمشنر نے واضح کیا کہ صحت کے شعبے میں کسی قسم کی غفلت یا کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی اور عوام کو بہتر طبی سہولیات کی فراہمی کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔

بلوچستان کے کالجز میں تمام تقریبات اور تنظیمی سرگرمیوں پر پابندی عائد

کوئٹہ (این این آئی) ڈائریکٹوریٹ آف کالجز اینڈ ہائر ایجوکیشن بلوچستان نے صوبے کے تمام سرکاری بوائز، گرلز، پوسٹ گریجویٹ، ڈگری اور انٹر کالجز میں کسی بھی تقریب یا تنظیمی سرگرمی کے انعقاد پر پابندی عائد کردی۔ ڈائریکٹر کالجز اینڈ ہائر ایجوکیشن سے جاری مراسلے کے مطابق محکمہ داخلہ و قبائلی امور بلوچستان کے 9 جولائی 2020 کے احکامات کی روشنی میں تعلیمی اداروں میں تمام اقسام کی تقریبات اور تنظیموں کی جانب سے سرگرمیوں کا انعقاد مجاز اتھارٹی کی تحریری اجازت کے بغیر بھی سے ممنوع ہے۔ مراسلے میں تمام کالجز کے پرنسپلز کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے متعلقہ اداروں میں مذکورہ احکامات پر سختی سے عملدرآمد یقینی بنائیں اور کسی بھی تنظیم کی جانب سے تقریب یا سرگرمی منعقد نہ ہونے دیں۔ احکامات کی خلاف ورزی کی صورت میں ذمہ دار افراد کے خلاف بلوچستان ایمپلائز ایفیشنسی اینڈ ڈسپلن (BEEDA) رولز کے تحت محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

تربت: انتظامیہ اور میڈیا کا آپس میں گہرا تعلق ہے، ڈی سی

صحافیوں کو درپیش مسائل کے حل کے لیے جلد اجلاس منعقد کیا جائیگا، یاسر اقبال دشتی

تربت (نامہ نگار) ڈپٹی کمشنر کیچ یاسر اقبال دشتی نے کہا ہے کہ ضلعی انتظامیہ اور میڈیا کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا اور اہم تعلق ہے صحافیوں کی فلاح و بہبود اور رہائشی کالونی سمیت صحافتی برادری کو درپیش مسائل کے حل کے لیے متعلقہ محکموں کے ساتھ جلد مشترکہ اجلاس منعقد کیا جائے گا وہ تربت پریس کلب کے دورے کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کر رہے تھے ڈپٹی کمشنر نے پریس کلب کے نئے آڈیٹوریم کا تفصیلی معائنہ کیا ان کا کہنا تھا کہ انتظامیہ اور میڈیا کے درمیان بہتر رابطہ عوامی مسائل کے حل اور ضلعی امور میں بہتری کے لیے معاون ثابت ہوسکتا ہے ڈپٹی کمشنر نے یقین دہانی کرائی کہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ اور تربت پریس کلب کے درمیان مشترکہ اجلاس منعقد کرکے پریس کلب کی عمارت کی واپسی کے لیے متعلقہ حکام سے بات کی جائے گی۔

پنجگور: مستحقین میں نوبت ٹوکن کی تقسیم کے حوالے سے تقریب

غریب لوگوں کیلئے عارضی روزگار کے لئے انتظام کرنا ایک قابل تعریف عمل ہے، مقررین

پنجگور (نامہ نگار) مختلف شہروں سے تعلق رکھنے والے یتیموں، بیواؤں، معذوروں اور بے روزگاروں میں نوبت لسٹ کے ٹوکن تقسیم کیے گئے ایف سی پنجگور رائفلز کی جانب سے نوبت لسٹ ٹوکن کی تقسیم کے حوالے سے ایک تقریب ہوئی جس کے مہمان خاص کمانڈنٹ ایف سی پنجگور رائفلز بریگیڈیئر نادر محی الدین تھے دیگر خاص مہمانوں میں ڈپٹی کمانڈنٹ پنجگور رائفلز کرنل معراج عالم، وائس چانسلر یونیورسٹی آف مکران ڈاکٹر میر سعادت بلوچ، فرید نواز صدر انجمن تاجران پنجگور، اسسٹنٹ کمشنر افتخار ظہیر، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ڈاکٹر عابد حسین، مولانا علی احمد، سردار سعود احمد ساسولی و دیگر شامل تھے تقریب میں نوبت لسٹ کے ٹوکن تقسیم کیے گئے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کمانڈنٹ ایف سی پنجگور رائفلز بریگیڈیئر نادر محی الدین، ڈاکٹر میر سعادت بلوچ، مولانا علی احمد فرید نواز اور دیگر نے کہا کہ معاشرہ اُس وقت تک ترقی نہیں کرے گا جب تک معاشرے میں انصاف اور برابری نہ ہو اور معاشرے کا ہر فرد معاشی طور پر مستحکم نہ ہو۔

چمن: رشوت خوری اور تنگ کرنے کے الزام میں متعدد پولیس افسر اور اہلکار معطل

محکمانہ کارروائی کا آغاز، الزامات ثابت ہونے کی صورت میں سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائیگی، پولیس ترجمان

کوئٹہ (آن لائن) آئی جی پولیس بلوچستان کی ہدایت پر چمن پولیس کے متعدد آفیسران اور اہلکاروں کو شہریوں سے مبینہ طور پر رشوت خوری اور تنگ کرنے کے الزام پر معطل کر کے محکمانہ کارروائی شروع کردی گئی ہے بلوچستان پولیس کے ترجمان کے مطابق آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر کی جانب سے محکمے میں خود احتسابی پر عمل پیرا ہوکر عوامی شکایات کا نوٹس لیتے ہوئے بلوچستان کے سرحدی شہر چمن میں واقع بارڈر ہولڈنگ کیمپ اور ماسٹر پلان چوکی کے انچارج آفیسر جبکہ کوژک ٹاپ چوکی کے انچارج اور دیگر اہلکاروں کو عوامی شکایات کی روشنی میں مذکورہ آفیسران اور اہلکاروں کی جانب سے عوام کو بلا جواز طور پر تنگ کرکے ان سے رشوت طلب کرنے کے الزام میں معطل کرکے ان کے خلاف محکمانہ تحقیقات شروع کردی گئی ہے الزامات ثابت ہونے پر مذکورہ معطل کیے گئے آفیسران اور اہلکاروں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

MASHRIQ QUETTA

بلوچستان میں ریاست مخالف بیانیے کی 16 ہزار 367 سائٹس بند

20 ہزار 117 سائٹس کی نشاندہی کی گئی تھی، سائٹس تمام سماجی رابطوں کی میڈیا پلیٹ فارمز پر تھیں، اے سی ایس داخلہ

سماجی رابطوں کی ویبس پر موجود ریاست مخالف بیانیے کی سائٹس کو بند کرنے کی شرح 81.4 فیصد رہی ہے، حمزہ شفقات

کوئٹہ (م ڈ) بلوچستان کے محکمہ داخلہ نے سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر جاری ریاست مخالف بیانیے کے خلاف اقدامات کرتے ہوئے 16 ہزار 367 سائٹس بند کردیں۔ سیکریٹری داخلہ بلوچستان حمزہ شفقات نے بتایا کہ ریاست مخالف بیانیے کے خلاف محکمہ داخلہ نے اقدامات کیے اور سماجی رابطوں کی میڈیا پر ریاست مخالف بیانیے کے 20 ہزار 117 سائٹس کی نشاندہی کی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست......... بقیہ 5 صفحہ نمبر 7 پر

مخالف بیانیے کے 16 ہزار 367 سائٹس کو بند کیا گیا ہے، یہ سائٹس تمام سماجی رابطوں کی میڈیا پلیٹ فارمز پر تھیں۔ سیکریٹری داخلہ بلوچستان نے بتایا کہ ریاست مخالف بیانیے کی سائٹس کو بند کرنے کی شرح 81.4 فیصد رہی ہے۔

INTEKHAB QUETTA

بلوچستان سول سروسز اکیڈمی میں 8 ویں ایڈہاک نصابی کمیٹی کا اجلاس

مختلف سرکاری افسران کے تربیتی پروگراموں کے نصاب کی منظوری، جدید تقاضوں سے ہم آہنگ تربیت پر زور

کوئٹہ (انتخاب نیوز) بلوچستان سول سروسز اکیڈمی، کوئٹہ میں 8 ویں ایڈہاک نصابی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا، جس کی صدارت ڈائریکٹر جنرل بی سی ایس اے ڈاکٹر حفیظ احمد جمالی نے کی۔ اجلاس میں اعلیٰ سرکاری حکام، ماہرین تعلیم اور متعلقہ محکموں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ اجلاس میں محکمہ مواصلات و تعمیرات اور فزیکل پلاننگ و ہاؤسنگ کے انجینئرز/ اب ڈویژنل آفیسرز کے لیے 12 ہفتوں پر مشتمل پیشہ ورانہ تربیتی پروگرام، محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے سپرنٹنڈنٹس اور آفس کوآرڈینیٹرز کے لیے 8 ہفتوں کے تربیتی پروگرام، جبکہ اسسٹنٹ کمشنرز اور سیکشن آفیسرز کے لیے پہلے پری سروس تربیتی بقیہ نمبر 21 صفحہ 5 پر

پروگرام کے نصاب پر تفصیلی غور کیا گیا اور منظوری دی گئی۔ اجلاس میں [illegible] خان جمالدینی، عبداللہ خان، ڈاکٹر جاوید انور شاہوانی، ڈاکٹر فیصل خان، سید غوث علی شاہ، رحمت اللہ جاگیزئی اور مسز نذر محمد کاکڑ سمیت کمیٹی کے اراکین نے شرکت کی، جبکہ محمد رفیق رئیسانی، محمد رفیق اور ڈاکٹر علی نواز بلوچ خصوصی مدعوین کے طور پر شریک ہوئے۔ اجلاس میں کہا گیا کہ تربیتی پروگراموں کا مقصد سرکاری افسران کی پیشہ ورانہ، انتظامی، تکنیکی اور ڈیجیٹل صلاحیتوں کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا اور موثر، شفاف اور جوابدہ طرز حکمرانی کے لیے ان کی استعداد کار میں اضافہ کرنا ہے۔ بلوچستان سول سروسز اکیڈمی سرکاری افسران کی استعداد کار میں اضافے، پیشہ ورانہ معیار کی بہتری اور بہترین طرز حکمرانی کے فروغ کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 14 SEP 2026 Page No. 4

محمود اچکزئی سے سردار مینگل کی ملاقات، مختلف امور پر تبادلہ خیال

سیاسی لائحہ عمل باہمی مشاورت سے طے کیا جائے، رہنماؤں کی بات چیت

اپوزیشن جماعتوں کے درمیان رابطوں کو مؤثر بنانے سے متعلق تبادلہ خیال کیا

کراچی (اے این این) تحریک تحفظ آئین پاکستان کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف محمود خان اچکزئی نے بلوچستان نیشنل پارٹی کے سربراہ سردار اختر جان مینگل .... سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی، جس میں بلوچستان سمیت ملک کی مجموعی سیاسی و علاقائی صورتحال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران موجودہ سیاسی صورتحال، بلوچستان کے معاملات اور آئندہ کے سیاسی لائحہ عمل کے حوالے سے مختلف امور پر مشاورت کی گئی، جبکہ 15 ستمبر کو اسلام آباد میں ہونے والے تحریک تحفظ آئین پاکستان کے سربراہی اجلاس کے حوالے سے بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔

بقیہ 12 صفحہ نمبر 7 پر

INTEKHAB QUETTA

پنجگور کے مسائل حل کرانے کیلئے وفاقی حکومت سے رابطے میں ہیں کہ پھلین بلوچ

چیدگی بارڈر تا آواران سڑک کی تعمیر، ایل پی جی پلانٹ اور موبائل انٹرنیٹ کی بحالی کیلئے کوششیں جاری ہیں، وفاقی وزراء نے تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے، رکن قومی اسمبلی

بلوچستان کی بدحالی کا سبب قوم پرستی نہیں احساس محرومی ہے، وسائل کے ساتھ عوام کی بنیادی ضروریات پر بھی توجہ دینا ہوگی، پریس کلب کا دورہ

پنجگور (نمائندہ انتخاب) نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنما و رکن قومی اسمبلی، قائمہ کمیٹی برائے اطلاعات کے رکن پھلین بلوچ نے پنجگور پریس کلب کا دورہ کیا اور صحافیوں سے ملاقات کے دوران علاقے کے مختلف مسائل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر نیشنل پارٹی کے ضلعی صدر مجیب الرحمن، مرکزی رہنما ایڈووکیٹ علاؤالدین بلوچ، حاجی محمد نواز، حاجی حامد گیگول، ملک محمد عوض بلوچ، داد محمد، محب اللہ، ضمیر احمد اور دیگر رہنما بھی ان کے ہمراہ تھے۔ رکن قومی اسمبلی پھلین بلوچ نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم پنجگور کے تمام مسائل سے بخوبی آگاہ ہیں اور ان کے حل کیلئے متعلقہ فورمز پر آواز اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجگور چیدگی بارڈر تا آواران سڑک کی تعمیر کے حوالے سے حکام بالا کو آگاہ کیا گیا ہے، جبکہ وفاقی وزراء نے اس معاملے میں تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے، سڑکوں کی تعمیر کیلئے کوششیں جاری ہیں۔ ایل پی جی گیس پلانٹ کے حوالے سے

بقیہ نمبر 23 صفحہ 5 پر

انہوں نے کہا کہ پنجگور کو ایل پی جی پلانٹ کے ذریعے گیس کی فراہمی کیلئے کوششیں کی جاری ہیں، تاہم بین الاقوامی حالات میں تبدیلی کے باعث اس سلسلے میں پیش رفت نہیں ہوسکی، اس کے باوجود پنجگور کو گیس کی فراہمی کیلئے ہماری کوششیں جاری ہیں۔ موبائل انٹرنیٹ کی طویل بندش سے متعلق سوال پر پھلین بلوچ نے کہا کہ یہ معاملہ مرکزی حکومت کے سامنے بھرپور انداز میں اٹھایا گیا ہے اور متعلقہ اداروں سمیت پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کو بھی آگاہ کیا گیا، تاہم جواب میں سیکیورٹی وجوہات کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تربت، بلیدہ اور پنجگور میں آپٹک فائبر کیبل کے ذریعے متبادل انٹرنیٹ سروس فراہم کرنے کیلئے اقدامات جاری ہیں، تربت میں کام شروع ہو چکا ہے جبکہ پنجگور میں بھی ٹھیکیدار کی عدم دستیابی اور بعض سیکیورٹی وجوہات کے باعث کام تعطل کا شکار ہونے کی اطلاعات ہیں۔ بلوچستان میں بدحالی اور قوم پرستی سے متعلق سوال پر ایم این اے پھلین بلوچ نے کہا کہ بعض حکام بلوچستان کی بدحالی کی وجہ قوم پرستی کو قرار دیتے ہیں، تاہم اصل مسئلہ احساس محرومی ہے۔ قوم پرستی سندھ، پنجاب اور دیگر علاقوں میں بھی موجود ہے، اس لیے بلوچستان کے مسائل کو صرف قوم پرستی سے جوڑنا مناسب نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے مسائل حل اور احساس محرومی کے خاتمے کیلئے سنجیدہ اقدامات کی ضرورت ہے۔ وفاقی حکومت کو چاہیے کہ بلوچستان کے وسائل کے ساتھ ساتھ یہاں کے عوام کو درپیش مسائل اور بنیادی ضروریات پر بھی توجہ دے۔ صوبائی سطح پر عوامی مسائل کے حل کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ وفاقی اراکین قومی اسمبلی کا صوبائی حکومت کے معاملات میں براہ راست اختیار نہیں ہوتا، تاہم وزیر اعلیٰ بلوچستان کو تحریری طور پر اور ملاقاتوں کے ذریعے پنجگور کے مسائل سے آگاہ کیا گیا ہے۔ پنجگور سے تعلق رکھنے والے دونوں اراکین صوبائی اسمبلی نے بھی علاقے کے مسائل صوبائی حکومت کے سامنے پیش کیے ہیں، تاہم تاحال کوئی نمایاں اور سنجیدہ پیش رفت نظر نہیں آ رہی۔ پھلین بلوچ نے کہا کہ پنجگور کے مسائل پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں۔ ماضی میں عوام اپنے مسائل لے کر ڈپٹی کمشنر کے دفتر تک پہنچتے تھے اور ضلعی انتظامیہ اپنی استطاعت کے مطابق ان کے حل کیلئے اقدامات کرتی تھی، لیکن موجودہ صورتحال میں انتظامیہ کے افسران بھی کئی معاملات میں خود کو بے اختیار محسوس کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی اور وفاقی حکومتوں میں ہم آہنگی نہ ہونے سے عوامی مسائل کے حل میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں۔ پنجگور کے بنیادی مسائل کے حل کیلئے متعلقہ فورمز پر آواز اٹھانے اور کوششیں جاری رکھی جائیں گی، علاقے کے اجتماعی مسائل کے حل کیلئے ہم نے ہمیشہ آواز بلند کی ہے۔

عوام کے جان و مال کا تحفظ اداروں کی ذمہ داری ہے، بی این پی

غلام نبی مری کی عطاء الرحمٰن شاہوانی سے ملاقات، ڈکیتی واقعہ پر اظہار افسوس

کوئٹہ (انتخاب نیوز) بلوچستان نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنما غلام نبی مری، ضلعی ڈپٹی آرگنائزر جاوید بلوچ، آرگنائزنگ کمیٹی کے ارکان ملک ابراہیم شاہوانی، میر ناصر قمبرانی، طاہر شاہوانی ایڈووکیٹ، جان محمد مینگل، میر کاول خان مری، حاجی صدیق لانگو، میر واحد مینگل، لالا غفار مینگل، سینئر رہنما پرنس رزاق بلوچ، ملک ہدایت اللہ شاہوانی، محمد طیب مینگل، تنویر الحق، علی نواز پرکانی اور دیگر نے عبدالقیوم شاہوانی، شکاری حبیب اللہ شاہوانی اور عطاء الرحمٰن شاہوانی نے کلی حبیب خان کیچی بیگ میں بی این پی یونٹ

بقیہ نمبر 38 صفحہ 5 پر

کے رکن عطاء الرحمٰن شاہوانی کی رہائش گاہ پر ان سے ملاقات کی اور گزشتہ دنوں مسلح افراد کی جانب سے ڈکیتی اور چادر و چار دیواری کے تقدس کی پامالی کے واقعے کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔ رہنماؤں نے واقعے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ شہریوں کے جان و مال کا تحفظ ریاستی اداروں کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ڈکیتی میں ملوث مسلح افراد کو فوری گرفتار کرکے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے اور متاثرہ خاندان کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 14 SEP 2026 Page No. 5

کیچ بدامنی، بارڈر بندش اور دیگر مسائل کے حل کیلئے جدوجہد جاری رہے گی، آل پارٹیز

قتل وغارت، چوری ڈکیتی، مبینہ بھتہ خوری اور طویل بارڈر بندش نے عوام کو شدید مشکلات سے دوچار کردیا، خاموش نہیں رہیں گے، مقررین

ردیگ بارڈر کی سابقہ پوزیشن بحال اور عبدوئی بارڈر فوری کھولنے کا مطالبہ 20 ستمبر کی ریلی احتجاجی تحریک کا آغاز ہوگی، بعدازاں دھرنے اور ہڑتال سمیت آئندہ لائحہ عمل طے کیا جائے گا

تربت (نمائندہ انتخاب) آل پارٹیز کیچ کے زیر اہتمام بدامنی، بارڈر کی طویل بندش اور عوامی و معاشی مسائل کے خلاف احتجاجی تحریک اور 20 ستمبر کو احتجاجی مظاہرے وریلی کی تیاریوں کے سلسلے میں یونین کونسل سنگ کلات پیری کہن میں اہم کارنر میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کی سعادت بی این پی عوامی کے مقامی رہنما مفتی فضل الرحمٰن نے حاصل کی۔ کارنر اجلاس سے آل پارٹیز کیچ کے ڈپٹی کنوینر

بقیہ نمبر 54 صفحہ 5 پر

ونیشنل پارٹی کے صوبائی رہنما خدا جان بلیدئی، بی این پی عوامی کے مرکزی رہنما چیئرمین ظریف زدگ بلوچ، جمعیت اہل حدیث کے صوبائی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر علی جان بلوچ، پاکستان نیشنل پارٹی عوامی کیچ کے آرگنائزر میران حیات، انجمن تاجران کیچ کے نمائندے جمیل عمر، بارڈر ٹریڈ کے نمائندے جاوید نور، تربت سول سوسائٹی کے کنوینر گلزار دوست، جمعیت علماء اسلام کیچ کے جنرل سیکرٹری مولانا جاوید نعمانی و دیگر نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ کیچ میں قتل و غارت گری، چوری و ڈکیتی، فون کالز کے ذریعے مبینہ بھتہ خوری، بارڈر کی طویل بندش اور ردیگ بارڈر پر مبینہ طور پر غیر ضروری ٹیکسز کے نفاذ نے عوام کو شدید مشکلات اور بے چینی سے دوچار کردیا ہے۔ موجودہ صورتحال پر مزید خاموشی اختیار کرنا عوامی و سماجی مفاد کے منافی ہوگا، اس لیے عوام کو اپنے آئینی، جمہوری اور معاشی حقوق کیلئے پرامن جدوجہد کا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ مقررین نے علاقے میں امن وامان کی صورتحال پر پولیس کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ کیچ کے عوام خود کو غیر محفوظ تصور کررہے ہیں روزانہ کی بنیاد پر چوری و ڈکیتی کی وارداتیں ہورہی ہیں جبکہ عوام کی جان و مال کے تحفظ کے حوالے سے پولیس کی کارکردگی پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ مقررین نے کہا کہ کیچ کے عوام نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اب خاموش نہیں رہیں گے اور اپنے مسائل کے حل کیلئے پرامن احتجاج کریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ کیچ کے بارڈر طویل عرصے سے سکیورٹی کے نام پر بند ہیں، جس کے باعث ہزاروں افراد کے کاروبار ٹھپ اور لوگ نان شبینہ کے محتاج ہوگئے ہیں، کیچ ایک غیر یقینی معاشی بحران سے گزر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بارڈر ٹریڈ سے وابستہ افراد اور دیگر کاروباری حلقوں کو روزگار کے جائز مواقع فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ مقررین نے مطالبہ کیا کہ ردیگ بارڈر کی سابقہ پوزیشن بحال اور عبدوئی بارڈر کو جلد از جلد کھولا جائے تاکہ مقامی لوگوں کو قانونی اور جائز ذرائع سے روزگار کمانے کے مواقع میسر آسکیں۔ انہوں نے سڑکوں کی غیر ضروری بندش پر بھی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سڑکیں عوام کی آمدورفت اور سہولت کیلئے بنائی جاتی ہیں، انہیں بلاجواز بند کرنے سے شہریوں کی مشکلات میں اضافہ ہوتا ہے۔ مقررین نے کہا کہ 20 ستمبر کی احتجاجی ریلی محض ایک احتجاج نہیں بلکہ عوامی مسائل کے حل کیلئے شروع کی جانے والی احتجاجی تحریک کا آغاز ہے، ریلی کے بعد دھرنے اور ہڑتال سمیت آئندہ کے لائحہ عمل پر غور کیا جائے گا۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ پرامن جمہوری جدوجہد میں بھرپور شرکت کریں کیونکہ عوامی اتحاد اور اجتماعی قوت ہی مسائل کے حل کیلئے موثر کردار ادا کرسکتی ہے۔ مقررین نے خبردار کیا کہ بدامنی، بارڈر کی بلاجواز بندش اور اغوا برائے تاوان کے واقعات کے تدارک کیلئے فوری اقدامات نہ کیے گئے تو صورتحال مزید سنگین ہوسکتی ہے۔ اجلاس میں اسٹیج کے فرائض بی این پی عوامی کے ضلعی صدر سید عابد نور نے انجام دیے۔ کارنر میٹنگ میں بی ایس او کے مرکزی چیئرمین بوہیر صالح بلوچ، نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنما حمیر شیر جان، وحید اختر بلوچ، آل پارٹیز کیچ کے ترجمان نوید تاج بلوچ، بہار ہاشم دشتی، بی این پی عوامی کیچ کے نائب صدر ونسلر اعجاز شاہ، ضلعی پریس سیکرٹری پرویز رفیق، سینئر رہنما واجہ آئی، محمد ابوکریم، امان فضل، سعید اللہ خالد، سعید حبیب، سراج حسرت، بے وائی کے ضلعی پریس سیکرٹری محمد علی شیرانی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع کیچ کے امیر مولانا سعید احمد عمرانی، جنرل سیکرٹری مولانا حق نواز بلوچ، مولانا اعجاز و دیگر موجود تھے۔

Baakhabar Quetta

بلوچستان کو ایک لاوارث، ریگستان اور نوگوایریا بنایا جارہا ہے، مولانا ہدایت الرحمٰن

بارڈرز کی بندش سمیت سنگین مسائل کا شکار ہیں، مگر حکمرانوں اور متعلقہ اداروں کی بے حسی میں کوئی کمی نہیں آئی

کوئٹہ (آن لائن) امیر جماعت اسلامی بلوچستان ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے کہا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات پر لیوی کے نام پر بھتہ خوری، بلوچستان میں بدامنی، دہشت گردی، بارڈرز اور شاہراہوں کی بندش کے خلاف آج بھی صرف جماعت اسلامی ملک بھر میں عوامی احتجاج کی قیادت کر رہی ہے۔ 20 ستمبر کا اسلام آباد لانگ مارچ وقت کی اہم ضرورت ہے جماعت اسلامی کے تمام سطح کے ذمہ داران بھرپور تیاریاں شروع کریں۔ بلوچستان کو ایک لاوارث، ریگستان اور نوگوایریا بنایا جارہا ہے۔ عوام بدامنی، بے روزگاری، مہنگائی، سڑکوں اور بارڈرز کی بندش سمیت سنگین مسائل کا شکار ہیں، مگر حکمرانوں اور متعلقہ اداروں کی بے حسی میں کوئی کمی نہیں آئی۔ جماعت اسلامی عوام کو درپیش مشکلات، ناانصافی اور ظلم کے خلاف ہر سطح پر جمہوری مزاحمت اور جدوجہد جاری رکھے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے 20 ستمبر لانگ مارچ اور دیگر احتجاجی سرگرمیوں کے حوالے سے منعقدہ ذمہ داران کے اجلاس سے ٹیلیفونک خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں صوبائی، ضلعی اور برادر تنظیموں کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ اجلاس میں 20 ستمبر لانگ مارچ اور مختلف اضلاع میں دھرنا کیمپوں کی تیاریوں کے حوالے سے مشاورت اور اہم فیصلے کیے گئے۔ مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے مزید کہا کہ بلوچستان کے حالات تجزیوں اور خبروں سے کہیں زیادہ خراب ہیں۔ اسلام آباد کے حکمران ہوش کے ناخن لیں، محض تجزیوں اور تجربات کے بجائے بلوچستان کے عوام کو امن، آئینی حقوق اور وسائل پر دسترس فراہم کریں۔ بلوچستان کے عوام کی سب سے بنیادی ضرورت امن ہے، جبکہ صوبے کے وسائل پر سب سے پہلا حق بلوچستان کے عوام کا ہے؛ یہ وسائل ان کی ترقی، تعلیم، صحت، روزگار اور بنیادی سہولیات پر خرچ ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی ایوان کے اندر بھی اور ایوان کے باہر بھی عوام کے حقوق کے لیے جمہوری مزاحمت اور جدوجہد جاری رکھے گی۔ حقوق کے حصول کے لیے لانگ مارچ، دھرنے اور پرامن جمہوری احتجاج ہمارا آئینی و جمہوری حق ہے۔ بلوچستان کے عوام اپنے حقوق کے لیے جماعت اسلامی کی جدوجہد کا بھرپور ساتھ دیں اور 20 ستمبر اسلام آباد لانگ مارچ کو کامیاب بنائیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 4

Dated: 14 SEP 2026

Page No. 6

مستونگ، فورسز آپریشن میں خارجی کمانڈر سمیت 2 دہشتگرد ہلاک

فورسز نے کارروائی آپریشن رد الفتنہ تھری کے تحت انٹیلی جنس معلومات کی بنا پر کی، دہشتگردوں کی گاڑی تباہ کردی گئی

افغان خارجی کمانڈر نقیب عرف امیر ساتھی سمیت ہلاک، آخری دہشتگرد کے خاتمے تک کارروائیاں جاری رہیں گی، ذرائع

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) سیکورٹی فورسز کی جانب سے آپریشن رد الفتنہ تھری کے تحت بلوچستان کے علاقے مستونگ کردگاپ میں فتنہ الخوارج کے دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاع پر انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران 2 دہشت گردوں کو ہلاک کرکے ان کی گاڑی تباہ کردی سیکورٹی ذرائع کے مطابق سیکورٹی فورسز کی جانب سے آپریشن ردالفتنہ تھری کے تحت فورسز نے انٹیلی جنس بیسڈ معلومات کی بناء پر وادی......... بقیہ 3 صفحہ نمبر 7 پر

شیرناب کے قریب کردگاپ میں افغان خارجی کمانڈر نقیب عرف امیر کی موجودگی کی اطلاع پر کی گئی کارروائی میں کمانڈر سمیت 2 خارجیوں کو ہلاک کرکے ان کی گاڑی تباہ کردی۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق آخری دہشت گرد کے خاتمے تک کارروائیاں جاری رہیں گی۔

بارکھان ٹرک سے 29 کلو چرس اور 7 کلو آئس برآمد

مکروہ کاروبار میں ملوث عناصر کیخلاف کارروائیاں جاری رہیں گی، پولیس

بارکھان (این این آئی) ڈی آئی جی کوہ سلیمان ڈویژن ایاز احمد بلوچ کے احکامات اور ایس پی بارکھان عبدالحق رئیس کی خصوصی ہدایت پر بارکھان پولیس کی جانب سے منشیات کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں۔ اسی سلسلے میں ڈی ایس پی رحمنی جبار مینگل کی نگرانی میں ایس ایچ او رکھنی ایس آئی توقیر شاہ نے پولیس پارٹی کے ہمراہ نیشنل ہائی وے پر دوران......... بقیہ 26 صفحہ نمبر 7 پر

چیکنگ ٹرک کو روک کر تلاشی لی۔ پولیس کے مطابق ٹرک میں بنائے گئے خفیہ خانوں سے 29 کلو 600 گرام چرس جبکہ 7 کلو 55 گرام آئس شیشہ برآمد کیا گیا۔ پولیس نے برآمد شدہ منشیات قبضے میں لے کر مبینہ ملزمان محمد ہاشم اور ولی محمد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے، جبکہ واقعہ کی مزید تفتیش جاری ہے۔ پولیس حکام نے کہا ہے کہ منشیات کے مکروہ کاروبار میں ملوث عناصر کے خلاف کارروائیاں مزید موثر انداز میں جاری رکھی جائیں گی۔

والبندین: نامعلوم افراد نے ٹرک کو آگ لگادی

والبندین (آن لائن) والبندین سے براہچہ جانے والے ٹرک کو......... بقیہ 9 صفحہ نمبر 7 پر

آگ لگادی گئی پولیس ذرائع کے مطابق والبندین سے پاک افغان سرحدی علاقہ براہچہ سامان کے جانے والے ٹرک کو مسلح افراد نے روک کر آگ لگا دی گئی ٹرک جل کر خاکستر ہوگیا پولیس کے مطابق ٹرک سرحدی شہر براہچہ روزمرہ استعمال ہونے والی اشیاء لے جارہا تھا سیکورٹی فورسز موقع پر پہنچ کر علاقے کو گھیرے میں لے لیا مزید تحقیقات پولیس کررہی ہے۔

CamScanner

استا محمد کی سڑکیں جھاڑیوں کی لپیٹ میں، ٹریفک کی روانی متاثر

حادثات معمول بننے لگے، جھاڑیوں کی کٹائی اور گڑھوں کی مرمت کرائی جائے، شہری

استا محمد (رپورٹ/عبدالستار ترین) ضلع استا محمد میں سڑکوں کا وسیع نیٹ ورک خودرو جھاڑیوں کے تیزی سے پھیلاؤ کے باعث سکڑتا جا رہا ہے۔ سڑکوں کے دونوں اطراف کیکر اور دیگر کانٹے دار جھاڑیوں کی بے ہنگم افزائش کے نتیجے میں کشادہ سڑکیں بتدریج تنگ ہو گئی ہیں، جس سے نہ صرف ٹریفک کی روانی شدید متاثر ہو رہی ہے بلکہ حادثات بھی روز کا معمول بنتے جا رہے ہیں۔ سڑکوں کو تجاوزات، خودرو جھاڑیوں اور دیگر رکاوٹوں سے پاک رکھنا محکمہ بی اینڈ آر کی بنیادی ذمہ داری ہے، تاہم شہریوں کا کہنا ہے کہ متعلقہ افسران اور انجینئرز کی مبینہ غفلت اور لاپرواہی کے باعث سڑکوں کی حالت مسلسل ابتر ہوتی جا رہی ہے، جس سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ شہری حلقوں کے مطابق محکمہ بی اینڈ آر کے ماتحت سڑکوں کی دیکھ بھال کے لیے قلیوں اور روڈ گینگ پر مشتمل بڑی تعداد میں لیبر موجود ہے، مگر مبینہ طور پر کئی سال سے یہ عملہ عملی طور پر سڑکوں پر دکھائی نہیں دیتا، جبکہ اس کے باوجود سرکاری خزانے سے ماہانہ لاکھوں روپے تنخواہوں کی مد میں خرچ کیے جا رہے ہیں۔ ماضی میں سرخ پگڑیاں پہنے روڈ لیبر سڑکوں کی معمولی مرمت، گڑھوں کی بھرائی اور سڑکوں کے اطراف میں اگنے والی جھاڑیوں کی کٹائی کرتی نظر آتی تھی، لیکن گزشتہ تقریباً دو دہائیوں سے سڑکوں پر اس لیبر کی عملی سرگرمیاں دکھائی نہیں دے رہیں۔ دوسری جانب سڑکوں پر جگہ جگہ پڑنے والے گہرے گڑھے، کناروں پر پھیلی جھاڑیاں اور سکڑتی ہوئی گزرگاہیں نہ صرف ٹریفک کی روانی میں رکاوٹ بن رہی ہیں بلکہ مسافروں اور ڈرائیوروں کے لیے بھی سنگین خطرات کا باعث بن رہی ہیں۔ شہریوں نے متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ ضلع استا محمد کی تمام اہم سڑکوں کا فوری سروے کرایا جائے، سڑکوں کے اطراف میں پھیلی جھاڑیوں کی کٹائی، گڑھوں کی مرمت اور روڈ گینگ کی عملی حاضری یقینی بنائی جائے تاکہ حادثات کی روک تھام اور عوام کو محفوظ سفری سہولت فراہم کی جا سکے۔

MASHRIQ QUETTA

کوئٹہ، غیر قانونی موٹر سائیکل پارکنگ کا خاتمہ کیا جائے، عوامی حلقے

سرکاری جگہوں پر پارکنگ فیس وصولی عوام پر اضافی بوجھ ہے، شہری

موٹر سائیکلوں کی غیر منظم اور غیر قانونی پارکنگ کے باعث ٹریفک کی روانی شدید متاثر ہو رہی ہے

کوئٹہ (اے این این) کوئٹہ شہر کے مختلف اہم شاہراہوں اور بازاروں میں غیر قانونی موٹر سائیکل پارکنگ کے بڑھتے ہوئے مسئلے پر حکومت وقت خاموش ہے کوئٹہ شہر کے مین شاہراؤں پر غیر قانونی موٹر سائیکل اور کار پارکنگ سے ٹریفک کی روانی کے ساتھ ساتھ پیدل آمد ورفت میں بھی مشکلات کا سامنا ہے اعلیٰ حکام نوٹس لیکر کوئٹہ شہر کے مین روڈوں پر غیر قانونی موٹر سائیکل اسٹینڈ اور کار پارکنگ کا خاتمہ کیا جائے‘ عوامی حلقوں نے شدید ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ کوئٹہ شہر میں غیر قانونی پارکنگ کا فوری خاتمہ کیا جائے اور سرکاری اراضی کو پارکنگ کے نام پر استعمال کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے شہریوں کا کہنا ہے کہ کوئٹہ کے مختلف روڈز عدالت روڈ‘ جیل روڈ‘ عبدالستار روڈ‘ زرغون روڈ‘ اکرم ہسپتال، بی ایم انٹرنیشنل ہسپتال کے قریب مین فٹ پاتھ پر میٹروپولیٹن کارپوریشن نے غیر قانونی موٹر سائیکل اسٹینڈ بنائی ہے، جس کے باعث عوام کو مشکلات درپیش ہے کوئٹہ شہر کے، بازاروں اور تجارتی مراکز کے اطراف موٹر سائیکلوں کی غیر منظم اور غیر قانونی پارکنگ کے باعث ٹریفک کی روانی شدید متاثر ہو رہی ہے، جبکہ پیدل چلنے والوں اور دیگر شہریوں کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری جگہوں پر سرکاری اداروں کی جانب سے پارکنگ قائم کر کے شہریوں سے فیس وصول کرنا ظلم کی انتہا ہے۔ عوام پہلے ہی مہنگائی، ٹریفک کے مسائل اور دیگر مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں، ایسے میں سرکاری جگہوں کو پارکنگ کے لیے استعمال کر کے شہریوں پر مزید مالی بوجھ ڈالنا قابل قبول نہیں۔ شہری و سماجی حلقوں نے کہا کہ میٹروپولیٹن کارپوریشن کی جانب سے شہر کے مختلف روڈز پر پارکنگ کے انتظامات سے متعلق واضح اور شفاف پالیسی ہونی چاہیے۔ اگر پارکنگ کی ضرورت ہے تو باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت مخصوص مقامات مختص کیے جائیں تاکہ ٹریفک کی روانی متاثر نہ ہو اور شہریوں کو بھی سہولت حاصل ہو۔ انہوں نے متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ کوئٹہ شہر میں غیر قانونی پارکنگ کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کی جائے، اہم شاہراہوں اور فٹ پاتھوں کو تجاوزات اور پارکنگ سے خالی کرایا جائے اور شہریوں کو بلاجواز پارکنگ فیس کے اضافی بوجھ سے نجات دلائی جائے۔ شہریوں نے کہا کہ کوئٹہ کو ایک منظم اور خوبصورت شہر بنانے کے لیے ٹریفک مینجمنٹ، پارکنگ اور تجاوزات کے مسائل کو مستقل بنیادوں پر حل کرنا ہوگا۔

بلوچستان میں آٹا کی ترسیل پر پابندی ختم کی جائے، عوام کا مطالبہ

آٹے کی قیمتوں میں کمی، پنجاب وسندھ سے ترسیل نہ ہونا قابل تشویش ہے

انتظامیہ 20 کلو آٹے کا تھیلا 3000 روپے میں فروخت ہونے کا فوری نوٹس لے، اپیل

کوئٹہ (اے این این) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں آٹے کی قیمتوں میں کمی نہ آنا اور پنجاب وسندھ سے بلوچستان کو آٹے کی ترسیل نہ ہونے کے باعث کوئٹہ سمیت اندرون بلوچستان میں آٹے کی قلت کا خدشہ ہے جس کے باعث عوام مہنگے داموں آٹے کا تھیلا خریدنے پر مجبور ہیں کوئٹہ شہر میں ذخیرہ اندوزوں نے ابھی سے آٹے کا ذخیرہ شروع کردیا ہے جس..........

بقیہ 16 صفحہ نمبر 7 پر

کے باعث عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے‘ عوامی حلقوں تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ آٹے کی قیمتوں میں مسلسل اضافے اور فلور ملز کی جانب سے آٹے کی قیمتوں میں مزید کمی نہ کرنے کا بیان انتہائی افسوسناک ہے۔ ایک طرف غریب عوام مہنگائی کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں جبکہ دوسری جانب مسلط فارم 47 کی حکومت اور محکمہ خوراک عوام کو ریلیف فراہم کرنے میں مکمل طور پر غیر سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب سے بلوچستان گندم لانے پر پابندی عائد کرنا قابل افسوس ہے۔ اسی طرح سندھ سے گندم کی ترسیل میں مشکلات کے باعث گندم کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہو چکا ہے، جس کا براہ راست اثر آٹے کی قیمتوں پر پڑ رہا ہے۔ حکومت کی جانب سے فلور ملز کو سستے داموں گندم کی عدم فراہمی، مارکیٹ میں گندم کی قلت اور ذخیرہ نہ ہونے کے باعث آٹے کی قیمتیں کم نہیں ہو رہیں۔ اس وقت مارکیٹ میں آٹے کے نرخ عوام کی قوت خرید سے باہر ہوتے جا رہے ہیں۔ 20 کلو آٹے کا تھیلا تقریباً 3000 روپے، 50 کلو کا تھیلا تقریباً 7500 روپے، جبکہ 100 کلو آٹے کی بوری تقریباً 15000 روپے تک پہنچ چکی ہے۔ ان قیمتوں میں اضافے نے خصوصاً غریب اور متوسط طبقے کیلئے دو وقت کی روٹی کا حصول بھی مشکل بنا دیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومت کو چاہئے کہ گندم کی ترسیل میں حائل تمام رکاوٹیں فوری طور پر ختم کرے اور پنجاب وسندھ سے بلوچستان کو گندم کی بجائے براہ راست آٹے کی ترسیل شروع کی جائے، تاکہ عوام کو فوری ریلیف مل سکے۔ حکومت فلور ملز کو مناسب نرخوں پر گندم فراہم کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ سستا آٹا حقیقی معنوں میں غریب عوام تک پہنچے۔ کیونکہ عوام پہلے ہی شدید مہنگائی، بے روزگاری اور معاشی مشکلات کا شکار ہیں ایسے میں بنیادی خوراک کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ کسی صورت قابل قبول نہیں۔ بیان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ آٹے کی قیمتوں میں فوری کمی لاکر پنجاب اور سندھ سے بلوچستان تک آٹے کی بلا رکاوٹ ترسیل یقینی بنائی جائے اور غریب عوام کو مقررہ سرکاری نرخوں پر سستا اور معیاری آٹا فراہم کیا جائے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ شاہراہوں کی بندش، بدامنی اور لوٹ کھسوٹ کی صورتحال میں عوام کو ریلیف فراہم کرے۔

INTEKHAB QUETTA

کوئٹہ، مری آباد گرلز ہائی سکول کی پرنسپل کی تبدیلی کا مطالبہ

طالبات پر مبینہ تشدد اور ہراساں کرنے کے واقعات کی شکایات، عوامی حلقوں کی محکمہ تعلیم سے نوٹس لینے کی اپیل

کوئٹہ (پ ر) مری آباد میں واقع گورنمنٹ سردار عیسیٰ خان گرلز ہائی سکول میں طالبات اور اساتذہ سے مبینہ ناروا سلوک کے خلاف عوامی حلقوں نے پرنسپل کی تبدیلی کا مطالبہ کیا ہے۔ عوامی حلقوں کے مطابق طالبات پر مبینہ تشدد اور ہراساں کرنے کے واقعات کی شکایات سامنے آنے پر وہ سکول پہنچے اور انتظامیہ سے وضاحت طلب کی۔ احتجاج کے دوران والدین اور سکول انتظامیہ کے درمیان تلخ کلامی بھی ہوئی۔ والدین اور بعض اساتذہ نے محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ شکایات کا فوری نوٹس لے کر غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں اور تحقیقات مکمل ہونے تک سکول میں طالبات و اساتذہ کے تحفظ اور تعلیمی ماحول کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سکول میں پیدا ہونے والی کشیدہ صورتحال کے باعث طالبات کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے، اس لیے محکمہ تعلیم فوری اقدامات کرے۔

AZADI QUETTA

بلوچستان، سرکاری گودام خالی، گندم بحران کا خدشہ

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان میں گندم کے بحران کا خطرہ منڈلانے لگا۔ محکمہ اجناس کے مطابق بلوچستان حکومت نے 5 لاکھ بوری گندم کی خریداری کی منظوری دی ہے، حکومت کے پاس سرکاری گودام میں گندم کی ایک بوری بھی موجود نہیں۔ محکمہ اجناس کا کہنا ہے کہ منظوری (بقیہ نمبر 29 صفحہ نمبر 2 پر)

کے باوجود تا حال محکمہ خزانہ نے پیسے ریلیز نہیں کیے۔ دوسری جانب حکام کا کہنا ہے کہ فنڈز کی دستیابی کے ساتھ ہی پاسکو سے گندم کی خریداری کو حتمی شکل دی جائیگی۔ گندم کی خریداری اور مقامی گوداموں میں ترسیل کیلئے ایک ماہ کا وقت درکار ہوگا۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 14 SEP 2026 Page No. 8

وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی کا صوبے کی ترقی کا وژن، مستقبل کے روڈ میپ پر واضح پیغام

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے نئے صوبوں کے قیام کی مشروط حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ پہلے قومی اسمبلی میں اتفاق رائے قائم کیا جائے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے سینئر صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ قومی اسمبلی میں اتفاق رائے ہو جائے تو صوبائی اسمبلی بھی تیار ہے۔ اگر صوبے بنتے ہیں تو لسانی نہیں بلکہ انتظامی بنیادوں پر ہونے چاہئیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ بلوچستان میں سیکورٹی فورسز مشکل حالات میں کام کررہی ہیں۔ دہشت گردی سے نمٹنے کے لئے سب کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں آخری دہشت گرد کی موجودگی تک جنگ جاری رہے گی۔ دہشت گردی کے خلاف عسکری اور سیاسی قیادت متفق اور یکسو ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ کرپشن ختم کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا البتہ کم ضرور کی ہے۔ بلوچستان میں کسی ڈھائی ڈھائی سالہ حکومتی معاہدے کا علم نہیں۔ تبدیلی کا فیصلہ سیاسی قیادت نے کرنا ہے جب تک ہوں عوام کی خدمت کرتا رہوں گا۔ ریاست کے خلاف جس نے بندوق اٹھائی ان سے کسی صورت بات چیت نہیں ہوگی۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا کہنا تھا کہ ان نوجوانوں کو ضرور قائل کریں گے جو دشمنوں کے بہکاوے میں آرہے ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ پنجاب کی وزیراعلیٰ کا ہمسائے صوبوں کے حوالے سے بیان پر دکھ ہوا۔ ہم پاکستان کے لئے پنجاب، سندھ اور کے پی کے کی جنگ بھی لڑ رہے ہیں، اللہ نہ کرے پنجاب کو ہماری طرح دہشت گردی کا سامنا کرنا پڑے۔ میر سرفراز بگٹی کا کہنا تھا کہ بلوچستان سے 11 لاکھ افغان مہاجرین سمیت دیگر غیر ملکیوں کو ان کے وطن بھیجا گیا۔ لاپتہ افراد کے معاملے کو قومی میڈیا اور دیگر فورمز پر غلط انداز سے پیش کیا جاتا رہا ہے۔ بلوچستان میں سابق افغان فورسز کے لوگوں کی موجودگی ضرور تھی لیکن اب وہ کم ہوگئی ہے، سابقہ افغان فورسز کو یہاں پناہ دے کر اپنے لئے دردسر نہیں بنانا چاہتے، تعلیمی اداروں سمیت تمام محکموں میں میرٹ کا نفاذ حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ بلوچستان میں ماضی کے مقابلے میں ترقیاتی کاموں کو ریکارڈ مدت میں مکمل کیا۔ بہرحال وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے کی مجموعی صورتحال اور ایک واضح موقف کے ساتھ مستقبل کے روڈ میپ پر بھی بات کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بلوچستان کو شروع دن سے مختلف چیلنجز کا سامنا رہا ہے، یہ دیرینہ مسائل ہیں اور یہ سب کے علم میں ہے کہ بلوچستان کو سیکیورٹی سے لیکر مالی مشکلات تک ہمیشہ درپیش رہے ہیں۔ اب موجودہ حکومت اہم مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کے حوالے سے اقدامات اٹھارہی ہے تاکہ صوبے کو مسائل اور بحرانات سے نکالا جاسکے۔ امید ہے کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبے کے دیرینہ مسائل حل کرنے اور چیلنجز پر قابو پانے کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرینگے تاکہ بلوچستان ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن ہوسکے۔

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MEEZAN QUETTA 14 SEP 2026

Bullet No.______ Page No. 9

آٹے کی قیمتوں میں مؤثر کنٹرول کو یقینی بنانے کی ہدایت!

صوبائی دارالحکومت کو ایک دیرینہ مسئلہ ہمیشہ درپیش رہتا ہے جو انسانوں کی اہم ضرورت آٹا ہے جس کی قیمتوں میں کبھی استحکام نہیں آیا یہ اکثر مہنگا ہی رہتا ہے چونکہ آٹا ہر امیر و غریب انسان کی بنیادی ضرورت ہے کی بار بار قلت اور پھر اس کے نتیجے میں اس کی قیمتوں پر کنٹرول نہ ہونا بلاشبہ عوام کے لیے ایک بہت بڑا مسئلہ ہے بدقسمتی سے یہ مسئلہ بھی حل نہ ہونے والے مسائل میں شامل ہے۔

گذشتہ روز ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہراللہ بادینی کی زیر صدارت ضلعی انتظامیہ کے افسران کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں شہر میں آٹے کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے اور پرائس کنٹرول کارروائیوں کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کو آٹے کی قیمتوں اور مارکیٹ میں اس کی بنیادی دستیابی کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ ڈپٹی کمشنر نے افسران کو ہدایت کی کہ عوامی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے آٹے کی قیمتوں پر مؤثر کنٹرول یقینی بنایا جائے اور حکومت کی جانب سے مقرر کردہ نرخوں کی خلاف ورزی کرنے والے عناصر کیخلاف بلاامتیاز سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ عوام کو مقررہ نرخوں پر اشیاء ضروریہ کی فراہمی ضلعی انتظامیہ کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ اس لیے پرائس کنٹرول کارروائیوں کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے روزانہ کی بنیاد پر کارروائیوں میں اضافہ کیا جائے۔

دوسری جانب پاکستان فلورملز ایسوسی ایشن بلوچستان ریجن کے چیئرمین عبدالواحد بڈیچ نے کہا ہے کہ موجودہ حالات میں آٹے کی قیمتوں میں فوری کمی کرنا ممکن نہیں۔ بلوچستان میں مقامی گندم کے ذخائر تقریباً ختم ہو چکے ہیں اور فلورملز کو اوپن مارکیٹ سے مہنگے داموں گندم خریدنا پڑ رہی ہے۔ پنجاب سے بلوچستان گندم جانے پر پابندی عائد ہے جبکہ سندھ سے بھی گندم کی ترسیل میں مشکلات کا سامنا ہے۔ جو گندم مختلف ذرائع سے بلوچستان پہنچ رہی ہے اسے مختلف چیک پوسٹوں پر روکے اور مبینہ طور پر اضافی اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں جس کے باعث گندم کی لاگت مزید بڑھ جاتی ہے۔ فلورملز مالکان اوپن مارکیٹ سے جس قیمت پر گندم خریدتے ہیں اسی حساب سے آٹے کی قیمت مقرر ہوتی ہے۔ فلورملز کے پاس ایسا کوئی اختیار یا فارمولا نہیں کہ مارکیٹ میں گندم مہنگی ہونے کے باوجود اچانک آٹے کے نرخ کم کر دیے جائیں۔

ہم سمجھتے ہیں گندم کی قلت کی وجہ سے جو آٹا مہنگا کیا جا رہا ہے اس میں وہ حکام ملوث ہیں جن کا آج تک یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ صوبے کو گندم کی کتنی ضرورت ہے تاکہ اسی حساب سے گندم خریدی جا سکے۔ یہاں آئے روز اس حوالے سے سکینڈل بھی ہوتے رہتے ہیں کبھی سرکاری گوداموں میں گندم خراب کبھی گندم کی ایک بڑی مقدار کو ورآمد کر دینا جیسے شامل ہیں۔ اب گندم کا سٹاک ختم ہونے کے باعث بلوچستان کو گندم کے حصول میں جو مشکلات پیش آتی ہیں ان کا ازالہ کرنا متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے۔ اس کی عوام کو سزا دینا کہاں کا انصاف ہے۔ ضلعی انتظامیہ آٹے کی قیمتوں میں مؤثر کنٹرول کو یقینی بنانے کے حوالے سے جو اقدامات کر رہی ہے یہ صحیح نہیں ان کو مارکیٹ میں چھاپے مارنے کی بجائے فلورملز میں بھی اس سلسلے میں کارروائی کرنی چاہیے۔ جب تک اس طرح کے پورے اقدامات نہیں کیے جاتے یہ بحران ختم نہیں ہوگا۔ اس ضمن میں تمام متعلقہ اداروں کو آن بورڈ لے کر اس اہم مسئلے کو حل کرنے کی اشد ضرورت ہے جو کہ انتہائی ناگزیر ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No.________ Dated: 14 SEP 2026 Page No. 10

بلوچ نوجوان پاکستان کا روشن مستقبل

افکارِزابدی

نیم الحق زاہدی

naseemulhaq.nuhz@gmail.com

بلوچستان پاکستان کا ایک اہم صوبہ اور پاکستان کے ماتھے کا جھومر ہے۔ بلوچ قوم کی قیام پاکستان میں لازوال قربانیاں ہیں۔ بلوچستان میں بلوچ عوام کا قتل، سیکیورٹی فورسز، اسکولوں، ہسپتالوں، شاہراہوں، ریکوں، نادرا دفاتر، موبائل ٹاورز، ترقیاتی منصوبوں اور سرکاری تنصیبات پر مسلح حملے کسی صورت جدوجہد نہیں بلکہ سراسر کھلی دہشت گردی ہے۔ اسلام میں فساد، قتل و غارت، خوف و ہراس اور معاشرے میں بدامنی پھیلانے کے حوالے سے واضح احکامات موجود ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: "جو لوگ زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا سولی دی جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے جائیں یا انہیں ملک سے نکال دیا جائے۔" بلوچستان میں تمام عسکریت پسند تنظیموں کا خاتمہ بلوچستان کے امن، استحکام اور مستقبل کے لیے ناگزیر ہے۔ ان مسلح تنظیموں کو دشمن ممالک، خصوصاً بھارت کی جانب سے اسلحہ، تربیت اور مالی معاونت فراہم کیے جانے کے شواہد بھی سامنے آتے رہے ہیں۔ اس وقت بلوچستان میں بھارتی پروردہ کالعدم تنظیموں نے اپنے مذموم مقاصد کے لیے بوڑھے والدین سے ان کے جوان بیٹے چھین لیے ہیں۔ ان کے تربیت یافتہ سہولت کاروں نے بلوچ نوجوانوں کے ذہنوں میں ریاست کے خلاف نفرت پیدا کرنے کے لیے محرومی اور پسماندگی کے نام پر مختلف بیانیے پھیلائے۔ نوجوانوں کو یہ باور کرایا گیا کہ ان کے وسائل پر قبضہ کیا جا رہا ہے اور انہیں ان کا حق نہیں مل رہا۔ اسی ذہن سازی کے ذریعے نوجوانوں کو ریاست اور اپنے ہی بلوچ بھائیوں کے خلاف بندوق اٹھانے پر آمادہ کیا گیا۔ انہیں بتایا گیا کہ قلم چھوڑو اور ہتھیار اٹھاؤ۔ یوں ایک ایسا خونی کھیل شروع ہوا جس نے گھر کے گھر اجاڑ دیے۔ بلوچ نوجوانوں کو قاتل، اسمگلر، منشیات فروش، ڈاکو اور راہزن بنا دیا گیا اور ان کی زندگیاں ایک ایسے راستے پر ڈال دی گئیں جس کا انجام موت، تباہی اور خاندانوں کی بربادی کے سوا کچھ نہیں۔

31 اگست 2026 کو سیکیورٹی فورسز نے آپریشن ردالفتنہ III کے تحت نوکپاؤ، چاغی میں ایک انتہائی کامیاب آپریشن کیا، جس میں کالعدم تنظیم کی دہشت گردی کی منصوبہ بندی کو ناکام بناتے ہوئے دہشت گردوں کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا گیا۔ کارروائی کے دوران بھاری مقدار میں جدید اسلحہ اور گولہ بارود بھی تحویل میں لیا گیا۔ اس آپریشن میں متعدد دہشت گرد مارے گئے جن میں آٹھ دہشت گردوں کو کالعدم تنظیم نے باقاعدہ اپنی پریس ریلیز میں ہیرو بنا کر پیش کیا۔

واضح رہے کہ "پیغام پاکستان" کے نام سے تمام مکاتب فکر کے 1800 سے زائد علماء کرام کا دہشت گردی، خونریزی، خودکش حملوں اور ریاست کے خلاف ہتھیار اٹھانے والوں کے خلاف متفقہ فتویٰ موجود ہے، جس میں ریاست کے خلاف ہتھیار اٹھانے کو بغاوت قرار دیا گیا ہے۔ افسوس کہ یہ نوجوان خود بھی عبرت ناک اور ذلت آمیز انجام سے دوچار ہو جاتے ہیں اور جاتے جاتے اپنے خاندانوں کو ساری عمر کے لیے اذیت، غم اور مشکلات میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق کالعدم تنظیمیں بلوچ خواتین کو بہلا پھسلا کر اپنے ساتھ شامل کر کے انہیں استحصال کا نشانہ بناتی ہیں، بعدازاں ویڈیوز بنا کر انہیں خودکش حملے کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ حالیہ واقعہ 7 ستمبر 2026 کی صبح تیس سالہ مسماۃ (م) کی لاش برآمد ہونے کا ہے، جسے سر میں گولی مار کر قتل کیا گیا تھا۔ یہ خاتون کون تھی؟ اس کے کالعدم تنظیم سے مبینہ روابط کے حوالے سے تہلکہ خیز انکشافات سامنے آئے ہیں۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق اس کے دونوں سگے چچا کالعدم تنظیم کے کارندے تھے یہ ان کی سہولت کاری کرتی تھی کچھ عرصے سے کالعدم تنظیم اسے خودکش حملے پر مجبور کرتی رہی تاہم کے انکار پر اسے 6 ستمبر کی رات 9 بجے گھر سے اغوا کے بعد قتل کیا گیا۔ یہ ہے بلوچ حقوق کی نام نہاد دعویدار ان کالعدم تنظیموں کی اصلیت اور حقیقت، جو اپنے مذموم مقاصد کے لیے اپنے تربیت یافتہ ایجنٹوں کے ذریعے بلوچ خواتین کو پیار کے جال میں پھنسا کر انہیں بلیک میل کرتے ہیں۔ ماضی میں بھی ایسے ذلت آمیز، دردناک اور دلخراش واقعات سامنے آچکے ہیں۔ آج بلوچ نوجوانوں کو سوچنا ہوگا کہ وہ دہشت گرد تنظیموں کے بہکاوے میں آکر اپنے مستقبل اور اپنی زندگیوں کو برباد نہ کریں۔ وہ کسی دہشت گرد تنظیم کا ایندھن نہیں بلکہ پاکستان کا روشن مستقبل ہیں۔ ان کے ہاتھ میں بندوق نہیں بلکہ قلم، کتاب اور ہنر ہونا چاہیے۔ بلوچ نوجوان اپنے شعور، صلاحیت اور عزم کو اپنے وطن کی تعمیر و ترقی کے لیے بروئے کار لائیں۔ کیونکہ یہی تعلیم یافتہ نوجوان پاکستان کی تقدیر اور بلوچستان کی ترقی و خوشحالی کی ضمانت ہے۔

بلوچ نوجوان پاکستان کا روشن مستقبل ہیں۔ بلوچستان کے نوجوانوں میں بے پناہ صلاحیت، ذہانت، محنت اور آگے بڑھنے کا جذبہ موجود ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ وہ اپنی توانائیاں مثبت اور تعمیری راستے پر صرف کریں۔ نوجوان کسی کے بہکاوے، جذباتی نعروں یا گمراہ کن پروپیگنڈے کا شکار نہ ہوں، کیونکہ کالعدم تنظیمیں اپنے مذموم مقاصد کے لیے نوجوانوں کو ورغلا کر نہ صرف انہیں تعلیم، روزگار اور ترقی کے مواقع سے دور کر رہی ہیں بلکہ ان کا مستقبل بھی تاریک بنا رہی ہیں۔ بلوچ نوجوانوں کا اصل مستقبل قلم، کتاب، تعلیم، ہنر اور علم سے وابستہ ہے۔ انہیں اپنی صلاحیتوں کو ملک اور صوبے کی تعمیر و ترقی کے لیے بروئے کار لانا چاہیے۔ امن و استحکام کے قیام میں نوجوانوں کا کردار نہایت اہم ہے، اس لیے انہیں قانون نافذ کرنے والے اداروں اور سیکیورٹی فورسز کا ساتھ دیتے ہوئے امن دشمن عناصر کے عزائم کو ناکام بنانے میں اپنا مثبت کردار ادا کرنا چاہیے۔ اسی سے بلوچستان میں ترقی کے امکانات بھی وسیع ہوں گے۔ آج کا بلوچ نوجوان اگر تعلیم کو اپنا ہتھیار، کتاب کو اپنا ساتھی اور امن کو اپنی منزل بنا لے تو وہ نہ صرف اپنے خاندان بلکہ پورے بلوچستان اور پاکستان کے مستقبل کو روشن کر سکتا ہے۔ نوجوانوں کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ اپنے ہاتھ میں قلم اور کتاب اٹھا کر ترقی کا راستہ اختیار کریں گے یا دوسروں کے مفادات کی خاطر اپنے قیمتی مستقبل کو ضائع کریں گے۔ باشعور نوجوان ہی مضبوط، پرامن اور خوشحال بلوچستان کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No.____ Dated: 14 SEP 2026 Page No. 1

بلوچستان کا تعلیمی بحران، سنجیدہ اقدامات کا متقاضی

بلوچستان کا تعلیمی شعبہ ایک عرصے سے بحرانوں اور چیلنجز سے نبرد آزما رہا ہے بلوچستان آج ایک ایسے تعلیمی بحران کا سامنا کر رہا ہے جس کے اثرات صرف اسکولوں اور کالجوں تک محدود نہیں یہ بحران آنے والی

تحریر: شدری ہوت

نسلوں کی معاشی، سماجی اور انتظامی زندگی کو بھی متاثر کرے گا جب بھی بلوچستان کی ترقی، خوشحالی اور مستقبل کی بات ہوتی ہے تو ہمیں سب سے پہلے اپنے تعلیمی نظام کی طرف دیکھنا ہوگا کیونکہ کسی بھی معاشرے کی اصل طاقت اس کے قدرتی وسائل، معدنیات یا جغرافیائی حدود نہیں بلکہ اس کے تعلیم یافتہ، ہنرمند اور باصلاحیت نوجوان ہوتے ہیں۔ بلوچستان میں 5 سے 16 سال کی عمر کے تقریباً 34 لاکھ بچے اسکول سے باہر ہیں، جبکہ اس عمر کے بچوں کی مجموعی تعداد تقریباً 50 لاکھ ہے یعنی لاکھوں بچے ایسے ہیں جن کا اسکول سے کوئی تعلق ہی قائم نہیں ہوسکا۔ صوبے میں شرح خواندگی بھی ملک کے دیگر حصوں کے مقابلے میں تشویش کا باعث ہے بالغ آبادی میں خواندگی کی شرح تقریباً 40 فیصد ہے جبکہ مردوں اور خواتین کے درمیان بھی نمایاں فرق موجود ہے ہم نوجوانوں کے مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے اکثر یونیورسٹیوں، روزگار اور سرکاری ملازمتوں کا ذکر کرتے ہیں لیکن شاید ہم مسئلے کی جڑ تک نہیں پہنچ رہے ہیں۔ بلوچستان کے نوجوانوں کا مسئلہ یونیورسٹی کے گیٹ سے شروع نہیں ہوتا یہ مسئلہ پرائمری اسکول کے دروازے سے شروع ہوتا ہے۔ جو بچہ پانچ یا چھ سال کی عمر میں اسکول نہیں پہنچتا، یا چند سال بعد غربت فاصلے عدم سہولت یا کسی اور وجہ سے تعلیم چھوڑ دیتا ہے، اس کے لیے اعلیٰ تعلیم، ہنر اور باعزت روزگار کی منزل بہت دور ہو جاتی ہے بلوچستان کا ایک منفرد مسئلہ اس کا جغرافیہ بھی ہے، رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہاں آبادی مختلف علاقوں میں وسیع فاصلے پر پھیلی ہوئی ہے ایسی صورت حال میں ہر چھوٹی آبادی کے قریب مکمل ہائی اسکول یا کالج قائم کرنا ہمیشہ عملی اور مالی طور پر آسان نہیں۔ بلوچستان جیسے وسیع اور کم آبادی والے صوبے میں بورڈنگ اسکول ماڈل کو تعلیمی پالیسی کا اہم حصہ بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے

خصوصاً ان علاقوں میں جہاں آبادی بکھری ہوئی ہے، وہاں ہر گاؤں میں مکمل اسکول بنانے کے بجائے ایسے معیاری تعلیمی مراکز قائم کیے جا سکتے ہیں جہاں مختلف دور دراز آبادیوں کے بچے محفوظ ماحول میں تعلیم حاصل کر سکیں اسی طرح لڑکیوں کے لیے محفوظ اسکول، موثر ٹرانسپورٹ، خواتین اساتذہ، وظائف اور والدین کی حوصلہ افزائی کے خصوصی پروگرام شروع کیے جانے چاہئیں۔ حکومت نے اسکولوں کے انفراسٹرکچر اور تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے مختلف منصوبے شروع کیے ہیں جن میں ابتدائی بچپن کی تعلیم کے لیے کمروں کی تعمیر، سائنس و آئی ٹی لیبارٹریز اور ڈیجیٹل لائبریریوں جیسے اقدامات شامل ہیں۔ لیکن اصل سوال صرف یہ نہیں کہ تعلیم کے لیے کتنا بجٹ رکھا گیا اصل سوال یہ ہے کہ اس بجٹ سے کتنے بچے اسکول پہنچے؟ کتنے بچے اسکول میں برقرار رہے کتنے بچوں نے بنیادی خواندگی حاصل کی اور کتنے نوجوان ہنرمند ہو کر روزگار کے قابل بنے ہیں تازہ دستیاب قومی تعلیمی اعداد و شمار میں بلوچستان کے لیے تعلیم کا بجٹ صوبائی بجٹ کا تقریباً 16 فیصد، یعنی تقریباً 89 ارب روپے ہے یہ ایک بڑی رقم ہے لیکن تعلیمی بحران کا حل صرف بجٹ بڑھانے سے نہیں نکلے گا بلوچستان کے تعلیمی بحران کا حل صرف مزید اسکول بنانے یا مزید بجٹ رکھنے میں نہیں ہے اصل ضرورت ایک ایسی جامع تعلیمی حکمت عملی کی ہے جو بلوچستان کے جغرافیہ، آبادی، غربت اور مقامی ضروریات کو سامنے رکھ کر بنائی جائے۔ اور اگر ہم واقعی بلوچستان کا مستقبل بدلنا چاہتے ہیں تو ہمیں یونیورسٹی کے گیٹ پر نہیں، پرائمری اسکول کے دروازے پر توجہ دینی ہوگی۔ بلوچستان کا مستقبل کسی دفتر کی فائل کسی اسمبلی کی تقریر یا کسی یونیورسٹی کے کمرے میں نہیں بنتا۔ یہ مستقبل اُس ننھے بچے کی آنکھوں میں بنتا ہے جو آج پہلی بار اسکول کا دروازہ کھولتا ہے وہی بچہ کل کا استاد، ڈاکٹر، انجینئر، آفیسر، سیاست دان اور اس معاشرے کا معمار بنے گا اس لیے بلوچستان کی اصل تعلیمی سرمایہ کاری یونیورسٹیوں کی بلند عمارتوں سے پہلے پرائمری اسکول کے مضبوط دروازوں، معیاری اساتذہ اور بچوں کے ہاتھوں میں کتاب سے شروع ہونی چاہیے اور بلوچستان جیسے وسیع اور کم آبادی والے صوبے میں بورڈنگ اسکول ماڈل کو تعلیمی پالیسی کا اہم حصہ بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

پیارے پیارے بولتے طوطے

افکار پریشاں

انور ساجدی

ریاست کے جید صحافیوں ہاٹر ولاگرز اور نامور انفلوئنسرز کا ایک اجتماع گزشتہ دنوں کوئٹہ میں ہوا ان صحافی حضرات کو خصوصی بندوبست کے تحت لایا گیا اور بلوچستان کی صورت حال کے بارے میں سیر حاصل بریفنگ دی گئی۔ان حضرات میں کچھ تو ٹی وی پر پروگرام کریں گے جبکہ جاوید چوہدری صاحب نے اپنے یوٹیوب چینل کے ذریعے کچھ باتوں کو آشکار کیا ہے چونکہ میٹنگوں میں زیادہ تر گفتگو آف دی ریکارڈ رہی ہوگی اس لئے زیادہ تفصیلات سامنے نہ آسکیں۔کوئٹہ میں وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی موجود نہیں تھے اس لئے ان کے ساتھ گفتگو ورچوئل یعنی آن لائن کے ذریعے ہوئی جاوید چوہدری نے بتایا کہ عسکری حکام کا یہ فیصلہ ہے کہ مذاکرات کو ذریعہ بنایا جائیگا لیکن دہشت گردوں سے کسی قسم کے مذاکرات نہیں ہوں گے یہ بھی کہا گیا کہ عوام سے مذاکرات کئے جائیں گے اس کا مطلب یہ ہوا کہ عوامی نمائندوں سے بات چیت ہوگی۔لہٰذا اس وقت جو بھی عوامی نمائندے موجود ہیں وہ اسمبلیوں میں ہیں چاہے صوبائی و قومی اسمبلی ہو یا سینیٹ۔چونکہ یہ سب حکومت کا حصہ ہیں لہٰذا ان سے ہونے والے مذاکرات کا حالات پر کیا اثر پڑے گا جتنے پارلیمانی لیڈر ہیں وہ سرکار کے ساتھ آن بورڈ ہیں بلکہ حکومت جو کچھ بھی کر رہی ہے وہ اس کے ہم خیال ہیں بلوچستان کے دو بڑے سیاسی لیڈر محمود خان اچکزئی تو قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر ہیں جبکہ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صوبائی اسمبلی میں ہیں۔وفاق میں ان کی نمائندگی جان محمد بلیدی اور پھلین بلوچ کر رہے ہیں جہاں تک اختر مینگل کا تعلق ہے تو وہ فی الحال پارلیمان سے آزاد ہیں لیکن انہوں نے پارلیمانی سیاست ترک نہیں کی ہے۔صوبے کی چیدہ چیدہ قبائلی شخصیات چیف آف ساراوان نواب اسلم رئیسانی اور چیف آف جھالاوان نواب ثناء اللہ زہری بلوچستان اسمبلی کے اندر موجود ہیں جبکہ بڑے قبائل کی نمائندگی بھی موجود ہے لیکن اس کے باوجود صورتحال بہت ہی ناگفتہ بہ اور گمبھیر ہے۔جو اس وقت صورتحال ہے اس کی تشریح کی ضرورت نہیں ہے اگر لاکھ حکومتی کوششوں کے باوجود حالات کنٹرول میں نہیں آ رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب تک کی حکمت عملی کارگر نہیں ہے چنانچہ حکومت کو طے کرنا ہوگا کہ بلوچستان میں جو تنازع ہے اس کے فریق کون کون ہیں۔ظاہر ہے کہ ایک فریق تو ریاست ہے تو دوسرا فریق کون ہے؟۔جب تک یہ طے نہیں ہوگا مذاکرات کا سلسلہ شروع نہیں ہوسکا دو اہم سیاسی رہنما سردار اختر مینگل اور نواب رئیسانی برملا کہہ چکے ہیں اور وہ ان حالات میں کوئی کردار ادا نہیں کرسکتے تاہم ڈاکٹر مالک مایوس نہیں ہیں اور پرامید ہیں کہ کوئی ایسا حل نکل آئے گا جس میں وہ کردار ادا کرسکیں ڈاکٹر صاحب اگرچہ حکومت کا حصہ ہیں لیکن وزارتوں سے دور ہیں۔گزشتہ دنوں وہ راولپنڈی کے ایک ورکشاپ میں میاں خان بگٹی کے پیچھے تھرڈ رو میں بیٹھے نظر آئے انہوں نے 16 نکات پر مشتمل رہنما تجاویز بھی حکام بالا کو ارسال کردی ہیں لیکن ان تجاویز کی روشنی میں حکمرانوں نے ابھی تک کوئی ایک قدم بھی نہیں اٹھایا پھر بھی ان کی کوششیں جاری ہیں ہوسکتا ہے کہ وہ آنے والے انتخابات کے نتائج اور ان کے تناظر میں بہتر پوزیشن میں آنے کے لئے پرامید ہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ سرکار نے تمام سینئر سیاست دانوں کو غیرموثر بنا دیا ہے ڈاکٹر صاحب ملک شاہ گورگیج کے مقابلے میں کیا کامیابی حاصل کریں گے اور ان کی جماعت انتخابات میں ایسی کوئی کامیابی حاصل کرے گی کہ ڈاکٹر صاحب دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر آجائیں یا سرکار سردار اختر مینگل کو ناپسندیدہ قرار دے کر کیسے دوبارہ قبول کریگی۔ان اصحاب کی جگہ حکومت نے نوجوانوں پر مشتمل اپنی "جین زی" بنائی ہے جو گالم گلوچ بریگیڈ کی حیثیت اختیار کرگیا ہے جہاں تک مسٹر محمود خان کا تعلق ہے تو ان کی تان بلوچوں اور صوبہ جنوبی پختونخوا پر ٹوٹتی ہے۔صوبہ تو شاید ان کو مل جائے لیکن اس کا نام کچھ اور ہوگا خان صاحب بھی موثر اپوزیشن لیڈر بننے میں کامیاب نظر نہیں آتے لہٰذا مستقبل قریب میں سیاسی ذہنی اور نظریاتی خلفشار اور افراتفری ہی نظر آتی ہے۔کوئٹہ جانے والے اینکرز اور صحافی اس بات پر پھولے نہیں سمارہے کہ حالات نئے صوبوں کے لئے سازگار ہوتے جارہے ہیں انہوں نے خوشی سے سرشار ہوکر یہ نوید سنائی ہے کہ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے نئے صوبوں کی حمایت کردی ہے اپنی گفتگو میں انہوں نے یہ کہا کہ کوئٹہ میں بیٹھ کر سارے بلوچستان کو کنٹرول کرنا مشکل ہے۔محب وطن صحافیوں نے مطلب اخذ کیا ہے کہ پیپلز پارٹی آہستہ آہستہ رام ہورہی ہے اور بالآخر وہ نئے صوبوں کی حمایت کردے گی پیپلز پارٹی کی پالیسی میں بھی کھلا تضاد ہے۔ایک طرف

مرسوں مرسوں
سندھ نہ ڈیسوں

کا نعرہ لگا کر سندھ کی تقسیم کی مخالفت کررہی ہے اور دوسری جانب اسے دیگر صوبوں کی تقسیم پر کوئی اعتراض نہیں ہے اگر تمام صوبے تقسیم ہوئے تو اکیلے سندھ کیسے متحد رہے گا۔

جہاں تک نئے صوبوں کا تعلق ہے تو حکمرانوں نے امکان ظاہر کیا ہے کہ کم از کم 22 نئے صوبے قائم کئے جائیں گے ان کے خیال میں تمام مسائل کی جڑ بڑے صوبے ہیں جبکہ چھوٹے صوبے تمام بحرانوں کا تیر بہدف علاج ہے بعض مفکرین کے مطابق زیادہ صوبے بننے سے افراتفری انتشار میں اضافہ ہوگا اخراجات بے تحاشہ بڑھیں گے مالی بوجھ اتنا بڑھے گا کہ مرکز کی کمر دوہری ہوجائے گی فکر کی بنیادی بات یہ ہے کہ حکمران ریاست کو لاحق اصل بیماری کی ابھی تک تشخیص نہیں کرسکے ہیں وہ طرح طرح کے عطائی نسخے استعمال کررہے ہیں لیکن عارضہ بڑھتا جارہا ہے اگر یہی حالت رہی تو یہ مریض کینسر میں تبدیل ہوسکتا ہے جس کے بعد علاج ہی ناممکن ہوجائے گا۔

شف شف کے بجائے اصل مدعا پر آیا جائے یعنی ریاست کو پارلیمانی کے بجائے صدارتی نظام میں لے جایا جائے تو 1973ء کے آئین کو منسوخ کرکے نیا آئین مرتب کیا جائے صدر مملکت کو پورے سسٹم کا محور قرار دیا جائے جیسے کہ ایوب خان، یحییٰ خان ضیاء الحق اور پرویز مشرف تھے۔پنجاب سے تعلق رکھنے والے انتہائی محب وطن اور قوم پرست صحافیوں کا یہی کہنا ہے کہ پارلیمنٹ سے ریفرنڈم کے حق میں قرارداد منظور کروائی جائے۔ریفرنڈم کے بعد پارلیمانی سسٹم کو رخصت کردیا جائے اس کی جگہ صدارتی طرز حکومت نافذ کی جائے صدر ایگزیکٹو آرڈر کے تحت حسب منشا نئے صوبے بھی بنائیں اور جو چاہیں فیصلے کریں ایک سابق اٹارنی جنرل انور منصور خان نے تو یہ تک کہا کہ بانی پاکستان نے ایگزیکٹو آرڈر کے تحت کراچی کو سندھ سے الگ کر کے وفاقی دارالحکومت بنایا تھا موجودہ دور میں بھی کراچی کو دوبارہ وفاقی علاقہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

یہ بات ذہن میں رکھنے کی ہے کہ ڈیجیٹل اور انفارمیشن ٹیکنالوجی انسانی عقل سے ماورا ہوکر آگے بڑھ رہی ہے لیکن پاکستان میں صحافت اور آزادی صحافت رخصت ہوچکی ہے۔اس وقت جتنے صحافی ہیں وی لاگرز ہیں ٹی وی اینکر ہیں یا انفلوئنسرز ہیں ان کے اذہان اور افکار قید ہوچکے ہیں وقت اور حالات کے جبر نے انہیں سرکاری "طوطے" بنا کر رکھا ہے بیشتر طوطوں کا کام سرکاری بیانیے کو من و عن تسلیم کرکے آگے بڑھانا ہے اس وجہ سے آج کل لوگ ٹی وی چینل نہیں دیکھتے بلکہ خبروں اور تبصروں کے لئے ان لوگوں پر بھروسہ کرتے ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں مقیم ہیں جو آج کل بدتر حالات نظر آرہے ہیں کون ایسا پاگل ہے جو آزادی اظہار کی جرات کرسکتا ہے اور کون دیوانہ ہے جو منصور بقراط اور نثار حقانی کی طرح جان کی بازی لگانے سے نہیں ڈرتا لہٰذا عوام کو چاہیے کہ وہ سرکاری طوطوں سرائیوں اور ہر بات پر تالی بجانے والے بھانڈوں پر اکتفا کریں کیونکہ سماج کے بیشتر چیدہ چیدہ لوگوں کا کام ہے کہ آسودہ حال زندگی گزاریں اور حکم عدولی سے گریز کریں۔باقی جو پاگل ہیں ان کی کیا حیثیت ہے ہوسکتا ہے کہ ان کا نام تاریخ میں آجائے لیکن وہ جیتے جی تو مریں گے بھوکے۔

اس وقت پنجاب کے عزت مآب محب وطن صحافی وی لاگرز اور اینکر پرسن قابل تقلید ہیں کیونکہ پنجاب کے لوگوں کو اس ریاست میں جو "فضیلت" حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں ہوسکتی۔وہی اصل میں اشرف المخلوقات ہیں صرف انہی کی رائے صائب ہے جب ایوب خان نے پہلا مارشل لاء لگایا تو اسے پذیرائی وہاں سے ملی جب یحییٰ خان نے دوسرا مارشل لاء لگایا تو وہاں کے لوگ تالی بجارہے تھے۔جب اقتدار مشرقی پاکستان کو منتقلی سے انکار کیا گیا تو پنجاب اسمبلی کے سامنے تالیوں کی گونج آرہی تھی ضیاء الحق نے منتخب حکومت کا تختہ الٹا تو خیر مقدمی نعرے وہاں لگے جب مشرف نے نواز شریف کا تختہ الٹ دیا تو وہاں کی اشرافیہ تالی بجارہی تھی اب جبکہ پنجاب کو توڑ کر پانچ نئے صوبے بنانے کا پروگرام ہے تو وہاں سے کوئی مخالف نہیں ہے بلکہ سارے دانشور اور صحافی خوشی سے جھوم کر تالیاں بجارہے ہیں تو جناب لوگ ہوں تو ایسے، فضیلت ہو تو ایسی، ایسی وفاداری اور کہاں سے ملے گی؟۔

☆☆☆

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No.

Dated: 14 SEP 2026 Page No. 13

Valuing merit

The sale of government jobs is one of the most serious forms of corruption because it directly attacks the rights and future of educated young people. In Balochistan, where unemployment is already high and government employment remains a major source of livelihood, allegations that jobs are being sold for money are deeply disturbing.

Balochistan Chief Minister Sarfraz Bugti has taken a welcome position by warning that no government job in the province will be allowed to be sold. He has made it clear that no minister or secretary would be spared if credible evidence of such a practice emerges. While chairing a meeting of the secretaries' committee, the chief minister also ordered an inquiry into complaints of irregularities in recruitment in the Forest Department and directed that anyone found guilty after an impartial investigation should face strict legal action.

Such statements can restore public confidence only if they are followed by transparent and meaningful action. Recruitment should be based entirely on merit, qualification and clearly defined criteria. No candidate should be required to pay money, use political influence or approach powerful individuals to secure employment.

The government should therefore expand the inquiry beyond the Forest Department and investigate recruitment in other departments, particularly the Education Department, where appointments made in previous years should be reviewed if credible complaints or evidence exist. The purpose should not be to target individuals or employees appointed through legitimate procedures, but to identify cases where merit was deliberately compromised, recruitment rules were violated or appointments were obtained through bribery and influence.

A comprehensive audit of recruitment records, including selection lists, interview marks, qualification documents and appointment orders, could help identify irregularities. Where evidence establishes wrongdoing, those responsible must be punished under the law regardless of their position or political influence.

The provincial government must also strengthen recruitment institutions and introduce greater transparency through publicly available vacancies, clear criteria, computerized testing and merit lists. A confidential complaint mechanism should be established so applicants can report demands for bribes or political interference without fear.

Balochistan's youth deserve jobs through merit, not money or connections. Ending the sale of government jobs would send a powerful message that public employment belongs to the people and cannot become a source of personal enrichment. The chief minister's warning should now be transformed into sustained action, accountability and institutional reform.